TUE.24.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 273
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 24 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 273
۱۳ رجمادی الآخر 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

حوثیوں نے سعودی عرب کی رابغ آئل ریفائنری پر کیا حملہ

ریاض: ۲۳ نومبر (ایجنسی): ایران کے حمایت یافتہ یمنی حوثیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے سعودی عرب کے مغربی ساحل پر بحیرہ احمر کے کنارے واقع رابغ آئل ریفائنری کو نشانہ بنایا ہے۔ حوثیوں نے سعودی عرب کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر حملے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نشانہ درست لگا لیکن حملے سے کتنا نقصان ہوا ہے اس کی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ اس حملے پر سعودی حکام کی جانب سے فی الحال کوئی بیان نہیں آیا ہے۔ رابغ میں پیٹرو رابغ نام کا تیل صاف کرنے کا ایک بڑا کارخانہ اور پیٹرو کیمیکل کمپلیکس واقع ہے۔ اسے سعودی آرامکو اور جاپان کی سومیتومو کیمیکل کمپنی نے مشترکہ طور پر تعمیر کیا ہے۔ یہ بحیرہ احمر کے کنارے جدہ سے تقریباً 165 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ یہاں گہرے سمندر میں تیل برآمد کرنے کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ جولائی میں شروع ہونے والی نئی لڑائی کے دوران حوثیوں نے یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے زیر انتظام بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سعودی عرب کے ہوائی اڈوں اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر میزائل اور ڈرون حملے بھی تیز کر دیے ہیں۔ اس کے جواب میں سعودی عرب نے بھی اپنے یمنی اتحادیوں کی حمایت کرتے ہوئے حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ 14 اکتوبر کو حوثیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے سعودی عرب کے مشرقی حصے کے اہم تیل شہر ظہران میں آرامکو کے ہیڈکوارٹرز کو نشانہ بنایا ہے۔ اس معاملے سے واقف 3 افراد نے بتایا کہ اس حملے میں کافی نقصان ہوا ہے۔ 8 نومبر کو حوثیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ریاض کے مالیاتی ضلع میں آرامکو کی عمارت کو نشانہ بنایا ہے۔ اس حملے میں ٹاور کی کئی منزلوں کو واضح طور پر نقصان پہنچا ہے۔ سعودی حکام نے بتایا کہ یہ نقصان اس وقت ہوا، جب انہوں نے ایک میزائل کو راستے میں ہی روک دیا۔ 19 نومبر کو ہونے والے ایک حملے میں سعودی عرب کے سوورین ویلتھ فنڈ، پبلک انویسٹمنٹ فنڈ کی ایک عمارت کو نشانہ بنایا گیا۔ حوثیوں نے فوری طور پر اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

بی جے پی اور اکالی دل ساڑھے پانچ سال بعد کس مجبوری میں پھر ساتھ آنا چاہتے ہیں؟ سچن پائلٹ

امرتسر: ۲۳ نومبر (ایجنسی): پنجاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور شرومنی اکالی دل کے درمیان ایک بار پھر اتحاد کی قیاس آرائیوں کے درمیان کانگریس کے سینئر رہنما سچن پائلٹ نے دونوں جماعتوں کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جن وجوہات کی بنیاد پر دونوں جماعتوں کا اتحاد ٹوٹا تھا، کیا وہ تمام وجوہات اب ختم ہو چکی ہیں؟ پائلٹ کے مطابق ساڑھے پانچ سال تک ایک دوسرے پر منشیات اور کسانوں کے خلاف تین متنازع زرعی قوانین کو لے کر الزامات لگانے والی جماعتیں اب انتخابات سے عین پہلے سیاسی مجبوری کے تحت دوبارہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کر رہی ہیں، کیونکہ دونوں پنجاب میں اپنی سیاسی زمین تلاش کر رہی ہیں۔ سچن پائلٹ نے کہا کہ بی جے پی انتخابات میں شکست کی طرف بڑھ رہی ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے پرانے اتحادیوں کو تلاش کر رہی ہے۔ انہوں نے راجستھان میں حالیہ پنچایتی انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہاں عوام نے یکطرفہ طور پر کانگریس کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی کی شکست یقینی ہے اور اکالی دل کے ساتھ دوبارہ اتحاد کی کوشش اسی بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ بی جے پی اور اکالی دل کے ممکنہ اتحاد پر سوال اٹھاتے ہوئے پائلٹ نے کہا کہ جب دونوں جماعتوں کا اتحاد ختم ہوا تھا تو ایک دوسرے کے خلاف کئی الزامات لگائے گئے تھے۔ کسانوں کے خلاف تین زرعی قوانین بنائے جانے کے وقت اکالی دل نے بھی بی جے پی پر سخت تنقید کی تھی۔ ایسے میں سوال یہ ہے کہ آج ایسی کون سی مجبوری پیدا ہو گئی ہے کہ دونوں جماعتیں دوبارہ ایک ہونے کی کوشش کر رہی ہیں تاکہ انتخابات میں عوام کا سامنا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے عوام سب کچھ جانتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کو وضاحت کرنی چاہیے کہ ساڑھے پانچ سال تک الگ رہنے اور ایک دوسرے کے خلاف الزامات لگانے کے بعد اب انہیں دوبارہ اتحاد کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے؟ پائلٹ نے کہا کہ منشیات کے مسئلے اور کسانوں سے متعلق تین متنازع زرعی قوانین پر دونوں جماعتوں کے درمیان شدید اختلافات رہے ہیں۔ اب ایسا کون سا بنیادی تبدیلی آئی ہے جس نے انہیں دوبارہ قریب آنے پر مجبور کر دیا ہے؟ سچن پائلٹ نے دعویٰ کیا کہ پنجاب میں عام آدمی پارٹی کی حکومت کی رخصتی کے بعد اگر کوئی جماعت مضبوط متبادل کے طور پر موجود ہے تو وہ کانگریس ہے، جو اپنے بل بوتے پر ریاست میں کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور اکالی دل دونوں پنجاب میں اپنی کھوئی ہوئی سیاسی زمین واپس حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور اسی لیے انتخابات سے ٹھیک پہلے ایک دوسرے کا سہارا تلاش کر رہی ہیں۔ پائلٹ نے کہا کہ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے 4 نومبر کو سنگرور میں اعلان کیا تھا کہ پنجاب کے عوام کو انصاف کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے کانگریس کے رہنما مسلسل دورے، ریلیاں اور مختلف پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ ان میں بس یاترا، سائیکل یاترا اور پد یاترا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے عوام کو انصاف دلانا کانگریس کا عزم ہے اور راہل گاندھی کی ہدایت کے بعد پارٹی کے تمام رہنما اس مہم میں پوری طرح سرگرم ہیں۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں پائلٹ نے راجستھان کے حالیہ انتخابی نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں کے عوام نے بھی اپنا فیصلہ سنا دیا ہے کہ اب بی جے پی کو خود احتسابی کرنی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ غرور اور تکبر کی سیاست نہیں چل سکتی۔ پائلٹ نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کے ڈبل انجن والی حکومتیں ناکام ہو چکی ہیں اور کانگریس پنجاب میں اکثریت کے ساتھ حکومت بنائے گی۔

بہار کے جج کو سپریم کورٹ کی سخت پھٹکار

دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے بہار کے ایک سیشن جج کے طرز عمل پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے انہیں کڑی پھٹکار لگائی ہے۔ معاملہ عدالت کے حکم کے باوجود ایف آئی آر درج نہ کرنے پر ایک پولیس افسر کو اسی دن قصوروار ٹھہرانے اور اس پر جرمانہ عائد کرنے سے متعلق ہے۔ سپریم کورٹ نے جج کے طرز عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انہیں باہوبلی کی طرح برتاؤ کرنے کے بجائے اپنی حدود اور عدالتی اختیارات کا خیال رکھنا چاہیے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریا کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے بہار کے جج انیل کمار کے طرز عمل پر سخت اعتراض کیا۔ جسٹس باگچی نے زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قانون سے متعلق جج کی سمجھ انتہائی تشویش ناک ہے۔ انہیں پہلے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 384 اور ضابطہ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 345 کے دائرہ کار کو سمجھنا چاہیے۔ جسٹس باگچی نے کہا کہ اگر کوئی شخص عدالت میں کسی کو تھپڑ مارتا ہے، گالی دیتا ہے یا عدالتی ہدایت کے باوجود کمرہ عدالت سے باہر جانے سے انکار کرتا ہے تو اسے عدالت کے سامنے کیا گیا جرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر عدالت کسی کو ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دے اور وہ اس پر عمل نہ کرے تو اسے عدالت کے سامنے کیا گیا جرم نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے جج کے جارحانہ رویے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) کو فون کیا اور اسی دن انہیں قصوروار قرار دے دیا۔

بنگال ایس آئی آر: سپریم کورٹ نے ٹریبونل کی تعداد بڑھانے کی دی ہدایت

دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے مغربی بنگال ایس آئی آر معاملہ پر سماعت کرتے ہوئے اپیلوں کو تیز اور شفاف انداز میں نمٹانے کے لیے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ اپیل ٹریبونل کی تعداد بڑھائی جائے تاکہ معاملوں کا نمٹارا جلد ہو سکے۔ عدالت نے نام جوڑنے (انکلوژن) اور نام ہٹانے (ایکسکلوژن) سے متعلق اپیلوں کو الگ الگ زمرے میں تقسیم کرنے کے لیے کہا ہے، اور اس کے ساتھ ہی نام جوڑنے کے معاملوں کو ترجیح دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے لوگوں کی سہولت اور معاملوں کے فوری حل کے لیے کولکاتا کے کئی حصوں میں ٹریبونل قائم کرنے کو کہا ہے۔ سپریم کورٹ نے مقامی بلدیہ انتخابات کو توجہ میں رکھتے ہوئے 7 میونسپل کارپوریشن حلقوں کی زیر التوا اپیلوں کی شناخت کرا نہیں ترجیحی بنیاد پر نمٹانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں کو ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کے سبب سرکاری فلاحی منصوبوں کا فائدہ نہیں دیا جا رہا ہے، وہ ہائی کورٹ جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ عدالت نے یہ حکم تب صادر کیا ہے جب مجموعی طور پر 38 لاکھ اپیلوں میں سے 22 لاکھ اپیلیں ان ووٹرز کی ہیں، جنہیں ایس آئی آر کے دوران ووٹر لسٹ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے ہفتہ کے روز واضح کیا تھا کہ جن ووٹرز کے نام ایس آئی آر کے دوران ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں نہیں ہیں، وہ اپنا نام حتمی ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے فارم 6 جمع کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ان پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، بھلے ہی وہ پہلے سے رجسٹرڈ رہے ہوں۔ یہ وضاحت ان ووٹرز کے خدشات کو دور کرنے کے لیے ہے جو پہلے سے رجسٹرڈ تھے لیکن ایس آئی آر عمل کے بعد شائع ہوئی ڈرافٹ لسٹ میں ان کے نام نہیں ملے۔

ووٹ چوری کے خلاف دسمبر میں شروع ہوگی کانگریس کی بڑی مہم

دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): کانگریس آئندہ دسمبر میں مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال سے 'ووٹ چوری' کے خلاف ملک گیر مہم شروع کرنے والی ہے۔ اس مہم کی قیادت لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کے ہاتھوں میں ہوگی۔ کانگریس کی مدھیہ پردیش یونٹ کے صدر جیتو پٹواری نے گزشتہ روز یہ اطلاع دی۔ صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور ملک کے ہر شہری کے حق رائے دہی کا تحفظ کرنا کانگریس کی اولین ترجیح ہے۔ جیتو پٹواری نے 'ووٹ چوری' کے خلاف شروع ہونے والی مہم سے متعلق تفصیلی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ پارٹی آئندہ ماہ جمہوریت اور حق رائے دہی کے تحفظ کے تعلق سے بیداری پیدا کرنے کے لیے ملک گیر تحریک شروع کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی نے الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر جس طرح پورے ملک کے ساتھ دھوکہ کیا ہے، اس کے خلاف آواز کو کمزور نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کانگریس ذرائع کے مطابق بھوپال میں مجوزہ پروگرام 12 دسمبر کو منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس میں پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے سمیت کئی دیگر سینئر لیڈران کی شرکت کا امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس انتخابی بے ضابطگیوں کا الزام لگاتے ہوئے 'ووٹ چوری' کا معاملہ مستقل اٹھا رہی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ ووٹر لسٹ میں مبینہ طور پر چھیڑ چھاڑ کی جا رہی ہے، بڑی تعداد میں اہل ووٹرز کے نام حذف کیے جا رہے ہیں اور الیکشن کمیشن کے کام کاج میں شفافیت کا فقدان ہے۔ گزشتہ ماہ راہل گاندھی نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ حکومت بدلتے ہی 'ووٹ چوری' میں ملوث تمام لوگوں کی جانچ کی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت پر الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ ان سبھی نے ملک کے ساتھ جو کچھ کیا ہے، وہ غداری ہے اور اس سے کوئی بچ نہیں پائے گا۔

دھرو راٹھی کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری

دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): دہلی کی ایک عدالت نے پیر کو ۲۰۱۸ء کے ہتک عزت کے ایک مقدمے میں یوٹیوبر دھرو راٹھی کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔ اس معاملے پر مزید کارروائی ۳ دسمبر کو ہوگی، جبکہ تفصیلی حکم نامے کا ابھی انتظار ہے۔ جوڈیشل مجسٹریٹ انعم رئیس خان نے یہ وارنٹ ۲۰۱۸ء میں وکاس سنکرتیاین عرف وکاس پانڈے کی جانب سے دائر کردہ ہتک عزت کی شکایت پر جاری کیا ہے۔ یہ شکایت انہوں نے دھرو راٹھی کی جانب سے اپنے یوٹیوب چینل پر ان کے خلاف ایک ویڈیو اپ لوڈ کیے جانے کے بعد دائر کی تھی۔ اس سے قبل ۳۱ اکتوبر کو عدالت نے راٹھی کے خلاف تازہ ضمانتی وارنٹ جاری کیے تھے۔ اس سے بھی پہلے ۱۷ اکتوبر کو عدالت نے اس وقت ان کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری کیا تھا جب عدالتی اہلکار (پراسیس سرور) نے رپورٹ دی تھی کہ نوٹس کی تعمیل کروانے کے دوران ان کے گھر پر تالا لگا ہوا ملا۔ عدالت نے دھرو راٹھی کو ہریانہ کے گروگرام میں واقع ان کے پتے پر تازہ سمن بھی جاری کیے تھے۔ ان کے وکیل نے عدالت میں موقف اختیار کیا تھا کہ راٹھی عام طور پر آسٹریا میں رہائش پذیر ہیں اور دہلی میں کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے مظاہروں کیلئے ہندوستان آئے تھے۔ عدالت نے اس بات کا بھی نوٹس لیا کہ راٹھی کو اس مقدمے میں ابتدائی طور پر جولائی ۲۰۱۹ء میں طلب کیا گیا تھا۔

روس نے 24 گھنٹوں میں یوکرین پر کیے 843 حملے

کیف: ۲۳ نومبر (ایجنسی): روس اور یوکرین کے مابین جاری جنگ تھمنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ روسی فوج نے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران یوکرین کے زاپوریزیا خطے میں 843 حملے کیے۔ ان حملوں میں ایک شخص کی موت ہو گئی اور دیگر 4 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ علاقائی گورنر کے مطابق روسی فوج نے ایک ہی دن میں زاپوریزیا شہر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو نشانہ بنایا۔ مجموعی طور پر 47 قصبوں اور آبادیوں پر 843 حملے کیے گئے۔ یوکرین کے ڈاٹمر پر روسی حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 11 ہو گئی ہے۔ ایسی بھی خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ روس کے تاتارستان خطے میں بھی ڈرون حملے ہوئے ہیں۔ ان حملوں میں تیل ذخیرہ کرنے کی تنصیبات کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سے قبل لیبیا کے بحری اڈے پر ایک روسی جنگی جہاز کو یوکرین کے مشتبہ ڈرون حملے میں نقصان پہنچا تھا۔ اتوار کے روز مشرقی لیبیا کے بن غازی بحری اڈے پر یوکرین کے مشتبہ ڈرون حملے میں روسی بحریہ کے جنگی جہاز مرکیوری کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اس حملے کے بعد بحری اڈے میں آگ لگ گئی۔ لیبیا کے 2 فوجی عہدیداروں کے مطابق ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مغربی لیبیا میں یوکرینی افواج کے زیر انتظام اڈے سے جہاز پر بھی یوکرینی بحری ڈرون داغے گئے تھے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ کم از کم 4 ڈرونوں کو روک کر تباہ کر دیا گیا، جبکہ 2 ڈرون جنگی جہاز سے ٹکرا گئے۔ یہ عہدیدار لیبیائی نیشنل آرمی سے وابستہ تھے، جو مشرقی اور جنوبی لیبیا پر کنٹرول رکھتی ہے۔ مشرقی لیبیائی انتظامیہ نے بیان میں کہا ہے کہ اتوار کے حملے کے نتیجے میں بحری اڈے پر دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی، بعد میں آگ پر قابو پایا گیا۔ المصر سیٹلائٹ ٹی وی چینل پر نشر ہونے والی فوٹیج میں ایک جہاز سے آگ کے شعلے اٹھتے نظر آئے۔ چینل کے مطابق لیبیائی بحریہ نے مالٹا کے پرچم والے جہاز کے عملے کو بچا لیا۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ جہاز روس اور مشرقی لیبیا کی انتظامیہ کے درمیان تعاون کے معاہدے کے تحت ایندھن بھرنے اور رسد حاصل کرنے کے لیے بحری اڈے پر رکا تھا۔ حملے کے حالات، اس کے ماخذ اور اس کے پیچھے موجود فریق کا پتہ لگانے کے لیے روس کے ساتھ مشترکہ تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ اتوار کی شام مقامی میڈیا نے بتایا کہ ایک الگ حملے میں بنغازی بندرگاہ کے قریب مالٹا کے پرچم والے ایک تجارتی جہاز کو ایک اور بحری ڈرون نے نشانہ بنایا۔ المصر کے مطابق بحریہ اور فضائیہ نے بحیرہ روم کے اس شہر کے قریب کم از کم 12 بحری ڈرون تباہ کر دیے۔

ہندوستان کی وسیع توانائی منڈی نیپال کی خوشحالی کی بنیاد بن سکتی ہے

وزیر اعظم مودی کا پن بجلی اور توانائی کے شعبے میں تعاون پر زور

نئی دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان کی وسیع توانائی منڈی نیپال کے دریاؤں میں موجود صاف توانائی کی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کی اقتصادی خوشحالی کی مضبوط بنیاد بن سکتی ہے۔ انہوں نے پن بجلی کے شعبے میں تعاون، ایندھن اور ضروری اشیاء کی بلا رکاوٹ فراہمی کو دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی شراکت داری کے اہم ستون قرار دیا۔ حیدرآباد ہاؤس میں نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کے بعد میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ نیپال کے دریاؤں میں صاف توانائی پیدا کرنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ ہندوستان کی وسیع توانائی منڈی ان امکانات کو نیپال کی اقتصادی ترقی اور خوشحالی میں تبدیل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 669 میگاواٹ کے لوئر ارون ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا سنگ بنیاد اور ارون-3 منصوبے کو مقررہ وقت پر مکمل کرنے کا عزم اسی وژن کا حصہ ہے۔ وزیر اعظم مودی نے پیٹرولیم مصنوعات، کھاد اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی کے حوالے سے ہندوستان کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی برسوں سے ہندوستان نیپال کو پیٹرولیم مصنوعات اور دیگر ضروری اشیاء کا قابل اعتماد سپلائر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'نیبر ہڈ فرسٹ' پالیسی کے تحت رواں سال تیل کی فراہمی میں شدید مشکلات کے باوجود ہندوستان نے نیپال کو ایندھن، کھاد اور دیگر ضروری اشیاء کی بلا رکاوٹ فراہمی برقرار رکھی۔ مودی نے کہا کہ موتیہاری-املیکھ گنج پائپ لائن (ایم اے پی ایل) کے دوسرے مرحلے کو قوم کے نام وقف کرنے اور جھاپا میں پیٹرولیم ٹرمینل کا سنگ بنیاد رکھنے سے دونوں ممالک کے درمیان توانائی کے شعبے میں شراکت داری مزید مضبوط ہوگی۔ نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ کے سرکاری دورہ ہندوستان کے دوران دونوں وزرائے اعظم نے سرحد پار رابطوں، توانائی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق چھ بڑے منصوبوں کا مشترکہ طور پر افتتاح کیا اور ان کا سنگ بنیاد رکھا۔ توانائی اور پن بجلی کے شعبے میں 669 میگاواٹ کے لوئر ارون ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے علاوہ موتیہاری-املیکھ گنج پائپ لائن کے دوسرے مرحلے کو قوم کے نام وقف کیا گیا اور جھاپا میں پیٹرولیم ٹرمینل کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ ٹرمینل مجوزہ سلی گوڑی-جھاپا پیٹرولیم پائپ لائن منصوبے کا حصہ ہے۔ توانائی اور ایندھن کے شعبے میں ان اقدامات کا اعلان ہندوستان اور نیپال کے مشترکہ وژن دستاویز کے ساتھ کیا گیا ہے، جس کا مقصد وکست بھارت اور سمنت نیپال کے مشترکہ اہداف کو آگے بڑھانا ہے۔ بالیندر شاہ کے دورہ نئی دہلی کے دوران دونوں ممالک نے خلائی ٹیکنالوجی، سکیورٹی ٹریننگ، سول سروسز کی صلاحیت سازی، صحت، روایتی طب، پائیدار شہری ترقی اور زراعت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے لیے آٹھ مفاہمت ناموں پر بھی دستخط کیے۔

ہندوستان اور نیپال کے درمیان 8 معاہدوں پر دستخط، تعاون بڑھانے پر اتفاق

نئی دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے دورہ ہندوستان کے دوران دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے 8 مفاہمت ناموں (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے۔ ان معاہدوں میں خلائی ٹیکنالوجی، سکیورٹی ٹریننگ، سرکاری ملازمین کی صلاحیتوں میں اضافے، صحت، روایتی طب، پائیدار شہری ترقی اور زراعت سمیت کئی اہم شعبوں کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ معاہدے وزیر اعظم نریندر مودی اور نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے درمیان نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں ہونے والی دوطرفہ بات چیت کے بعد طے پائے۔ دونوں ممالک نے باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور مختلف شعبوں میں اشتراک بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ خلائی ٹیکنالوجی اور مواصلات کے شعبے میں تعاون کے لیے ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارے (اسرو) اور نیپال کی وزارت اطلاعات و مواصلات کے درمیان ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ اس معاہدے کا مقصد جنوبی ایشیا سیٹلائٹ کے استعمال کے لیے سیٹلائٹ کمیونی کیشن نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔ اس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان مواصلاتی سہولتوں کو بہتر بنانے اور خلائی ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کے امکانات بڑھیں گے۔ پولیس اور فارنسک سائنس کے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بھی دو معاہدے کیے گئے۔ پہلا معاہدہ گجرات کے گاندھی نگر میں واقع نیشنل فارنسک سائنسز یونیورسٹی (این ایف ایس یو) اور نیپال پولیس کے کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ کے درمیان ہوا۔ اس کے تحت تعلیمی سرگرمیوں، تحقیق اور متعلقہ شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ دوسرا معاہدہ ہندوستان کی راشٹریہ رکشا یونیورسٹی (آر آر یو) اور نیپال کی نیشنل پولیس اکیڈمی (این پی اے) کے درمیان طے پایا۔ اس کا مقصد پولیس کی تربیت، پیشہ ورانہ مہارت اور سکیورٹی سے متعلق شعبوں میں تعاون کو وسعت دینا ہے۔ صحت کے شعبے میں بھی دونوں ممالک نے دو اہم مفاہمت ناموں پر دستخط کیے۔ پہلے معاہدے پر ہندوستان کی وزارت صحت و خاندانی بہبود اور نیپال کی وزارت صحت و غذائی تحفظ کے درمیان دستخط ہوئے۔ اس کے تحت صحت اور طبی خدمات کے شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ دوسرا معاہدہ آیوروید اور دیگر روایتی طریقہ ہائے علاج کے شعبے میں تعاون سے متعلق ہے۔ اس کے ذریعے روایتی طب کے میدان میں دونوں ممالک کے درمیان تجربات، معلومات اور مہارت کے تبادلے کی راہ ہموار ہوگی۔ ان معاہدوں کو دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان کثیر الجہتی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی ایک اہم کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

ایس آئی آر احتجاج: خواتین صحافیوں کی ہراسانی پر این ڈبلیو ایم آئی کے سوالات

دہلی: ۲۳ نومبر (ایجنسی): نیٹ ورک آف ویمن ان میڈیا انڈیا نے ہفتہ کے روز سپریم کورٹ میں داخل کیے گئے اپنے جوابی حلف نامے میں کہا ہے کہ ایس آئی آر مخالف مظاہروں کے دوران خواتین صحافیوں کو ہراساں کیے جانے کے الزامات کو مسترد کرنے میں دہلی پولیس کا حلف نامہ ناکام رہا ہے، بلکہ اس کے برعکس یہ حلف نامہ 'خود ان مداخلتوں کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے جن کی شکایت کی گئی تھی۔' اس سے قبل دہلی پولیس نے اپنے حلف نامے میں کہا تھا کہ مظاہروں کے دوران دن میں ۳ ہزار ۲۷ اور رات میں ۶۶۴ خواتین اہلکار تعینات کی گئی تھیں اور جن خواتین کو موقع سے ہٹایا گیا ان کے ساتھ ایک خاتون افسر موجود تھی۔ اس پر این ڈبلیو ایم آئی نے کہا کہ محض یہ اعداد و شمار پیش کرنے سے ان اہلکاروں کی شناخت نہیں ہوتی جنہوں نے خواتین صحافیوں کے ساتھ بدسلوکی کی اور مزید کہا کہ 'ہجوم کو قابو کرنے کا علاقہ کوئی ایسا زون نہیں ہے جہاں کسی خاتون کا وقار اور جسمانی حرمت کم ہو جائے۔' کرائم برانچ کی جانب سے جنسی ہراسانی کی شکایات بند کیے جانے پر تنظیم نے کہا کہ شکایات کو یوں بند کرنا اس بنیادی تشویش کو مزید تقویت دیتا ہے جس کے تحت اس پولیس فورس سے آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے جس کے اپنے اہلکاروں کے خلاف شکایات درج ہیں۔' یہ جوابی حلف نامہ دہلی پولیس کی جانب سے نومبر کے وسط میں داخل کیے گئے اس جواب کے بعد سامنے آیا ہے، جو چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ۱۰ اور ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۶ کو ہونے والے مظاہروں کے دوران پولیس کی مبینہ زیادتیوں، حراست میں لینے اور ہراساں کرنے کے خلاف دائر درخواستوں جن میں این ڈبلیو ایم آئی کی درخواست بھی شامل ہے پر داخل کیا گیا تھا۔ این ڈبلیو ایم آئی نے سوال اٹھایا کہ جس پولیس پر ہراسانی کا الزام ہے، اسے اپنے ہی اہلکاروں کے خلاف شکایات کی تفتیش کرنے اور انہیں بند کرنے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟ تنظیم نے کہا 'بالکل اسی وجہ سے ایک آزادانہ نگرانی کی ضرورت ہے۔ کسی خاتون کی شکایت کی پیروی کرنے میں ہچکچاہٹ کو اس بات کا حتمی ثبوت نہیں مانا جا سکتا کہ ایسا کوئی واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔' تنظیم نے موقف اختیار کیا کہ ہچکچاہٹ، خوف، دباؤ، بار بار پوچھ گچھ اور نظام پر عدم اعتماد وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر خواتین شکایات واپس لے لیتی ہیں، نہ کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ جوابی حلف نامے میں مزید کہا گیا کہ 'پولیس محض کسی کارروائی کو حراست یا گرفتاری کا نام نہ دے کر ذاتی آزادی میں مداخلت کا جواز پیش نہیں کر سکتی۔' تنظیم نے یہ دلیل بھی دی کہ ایس آئی آر مخالف احتجاج کے دوران صحافیوں، خصوصاً خواتین کے خلاف کارروائی کرنے کا دہلی پولیس کے پاس کوئی قانونی اختیار نہیں تھا۔ اس نے پولیس کی تیاریوں کے فقدان پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ صحافیوں کیلئے مخصوص جگہیں (پریس ایریاز)، رابطہ افسران، محفوظ راستے اور ہیلمٹ کا انتظام کر سکتی تھی۔ این ڈبلیو ایم آئی نے کہا، 'خود پولیس کے اپنے بیان کے مطابق صحافیوں کو اندھا دھند ہٹانا نہ تو ضروری تھا اور نہ ہی متناسب۔' تنظیم نے سپریم کورٹ پر زور دیا کہ وہ پولیس کے حلف نامے پر انحصار نہ کرے اور صحافیوں کے تحفظ کے اقدامات، آزادانہ جانچ پڑتال اور اس وقت کے سرکاری ریکارڈ پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے مزید کہا کہ پولیس کا حلف نامہ یہ واضح کرنے میں ناکام رہا ہے کہ ہر معاملے میں کیا مخصوص ہدایات جاری کی گئی تھیں، انہیں جاری کرنے والے افسر کا عہدہ کیا تھا، صحافیوں نے مبینہ طور پر ان ہدایات کی کیا خلاف ورزی کی اور کوئی کم پابندی والا طریقہ اپنانے کے بجائے انہیں موقع سے ہٹانا کیوں ضروری تھا۔ صحافیوں کی سرکاری منظوری کے معاملے پر این ڈبلیو ایم آئی نے کہا کہ اسے 'صحافت کیلئے پولیس کا لائسنسنگ نظام' نہیں بنایا جا سکتا۔ تنظیم نے نشاندہی کی کہ پولیس نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ آزاد صحافیوں کو پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) کی منظوری نہ ہونے کی بنیاد پر خبریں جمع کرنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اس کے علاوہ تنظیم نے ایک خاتون صحافی کے معاملے کو بھی اجاگر کیا جن کے خلاف ۱۳ اکتوبر کو ایف آئی آر درج کی گئی تھی، جبکہ ان کی اپنی شکایت پر ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ این ڈبلیو ایم آئی نے مزید کہا کہ دہلی پولیس کی جانب سے اپنے جوابی حلف نامے میں 'ریل میکرز' کی اصطلاح کا سہارا لینا غلط فہمی پر مبنی ہے اور یہ صحافیوں کو روکنے اور حراست میں لینے کیلئے بعد میں گھڑا گیا ایک جواز معلوم ہوتا ہے۔ جوابی حلف نامے میں کہا گیا، 'پولیس خود جوابی حلف نامے کے پیراگراف ۱۹ میں تسلیم کرتی ہے کہ پولیس اہلکار ہمیشہ میڈیا اہلکاروں اور مظاہرین کے درمیان فرق نہیں کر سکتے تھے۔ اگر اس وقت کی صورتحال یہی تھی، تو ایسا کوئی واضح پیمانہ موجود نہیں تھا جس کے ذریعے افسران نام نہاد 'ریل میکرز' کی ایک الگ قسم کی نشاندہی کر سکتے۔ اہم بات یہ ہے کہ حلف نامے میں اس وقت کا کوئی ایسا ریکارڈ خواہ ہٹانے کا ہو، حراست کا یا تھانے کا پیش نہیں کیا گیا جس میں پولیس کارروائی کی وجہ 'ریل میکر ہونا' درج ہو۔'

اجین میں کی جاری انہدامی کارروائی پر کانگریس کی تنقید

اجین: ۲۳ نومبر (ایجنسی): اجین میں سنیچر کو ریلوے انتظامیہ کی جانب سے مادھو نگری ریلوے اسٹیشن کے پاس مبینہ تجاوزات کے خلاف کارروائی اور ماضی قریب میں کی جانے والی اس طرح کی مختلف انہدامی کارروائیوں پر کانگریس نے شدید تنقید کی ہے۔ پارٹی کے کرناٹک سے راجیہ سبھا کے رکن اور جموں کشمیر و لداخ کے پارٹی انچارج جنرل سکریٹری ڈاکٹر سید ناصر حسین نے اتوار کو مدھیہ پردیش کے شہر اجین میں مسلم مذہبی مقامات اور رہائشی املاک کو منہدم کیے جانے پر تنقید کی۔ ڈاکٹر ناصر حسین نے الزام لگایا کہ یہ کارروائی ۲۰۲۸ء میں ہونے والے سمہستھ کمبھ کی تیاریوں کے نام پر کی جا رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں ناصر حسین نے دعویٰ کیا کہ 'مادھو نگر ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع کئی مذہبی اور رہائشی عمارتوں کو منہدم کیا گیا ہے۔ ان میں مزارات، مسجد قلندری، شاہی مقبرہ اور متولی سے تعلق رکھنے والے مکانات شامل ہیں۔'

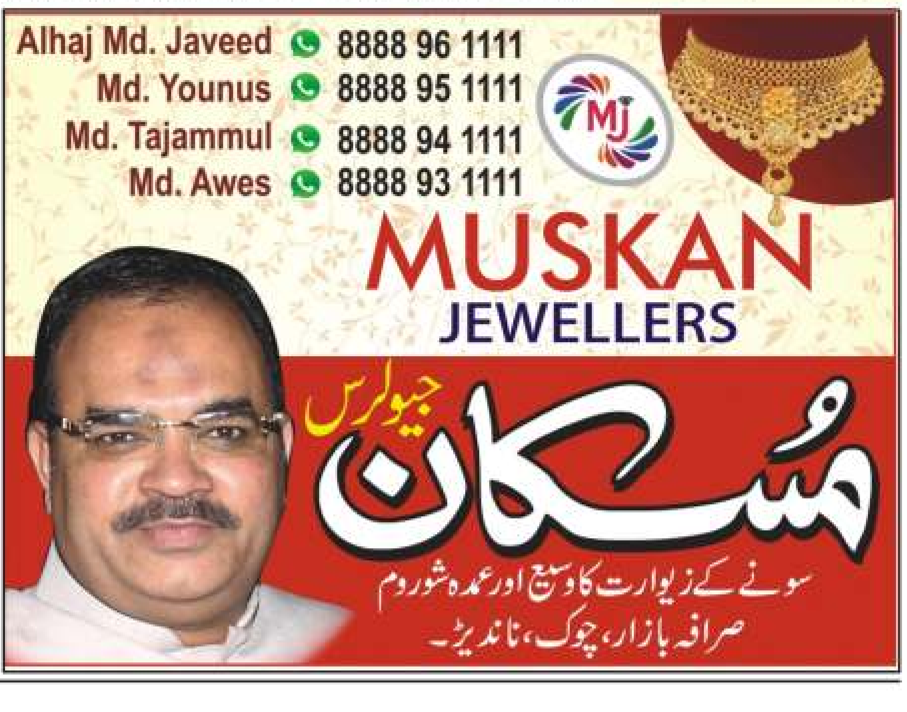
Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ
24 Nov. 2026
اداریہ

پولیس کا نیا ہتھیار

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے ممبئی پولیس کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی جن نئے منصوبوں کا اعلان کیا ہے، وہ بلاشبہ ایک بروقت، عملی اور قابلِ تحسین قدم ہے۔ آج کے دور میں جب جرائم کے طریقے پرانے روایتی ڈھرے سے نکل کر جدید شکل اختیار کر چکے ہیں، پولیس کے نظام کو بھی جدید خطوط پر استوار کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت بن گیا تھا۔ خاص طور پر پولیس افسران اور اہلکاروں کے لیے کیو آر کوڈ والا اسمارٹ شناختی کارڈ متعارف کرانے کا فیصلہ عام شہریوں کے تحفظ کے حوالے سے حکومت کی سنجیدگی کو ظاہر کرتا ہے، جس کی کھلے دل سے سراہنا کی جانی چاہیے۔ پچھلے کئی برسوں سے نقلی پولیس والوں کی وارداتیں عام آدمی کے لیے ایک مستقل دردِ سر بنی ہوئی ہیں۔ سڑک پر چلتے ہوئے کسی بزرگ کو روک کر تلاشی کے بہانے زیورات اتروا لینا، یا کسی چھوٹے تاجر کو فون پر کرائم برانچ کا نام لے کر ڈرانا دھمکانا اب کوئی نئی بات نہیں رہی۔ ایک سیدھا سادا شہری وردی اور قانون کا احترام کرتا ہے، اور ٹھگ اسی احترام اور خوف کا فائدہ اٹھا کر اس کی محنت کی کمائی لوٹ لیتے ہیں۔ ان وارداتوں سے صرف لوگوں کا مالی نقصان نہیں ہوتا، بلکہ اصل پولیس کی ساکھ کو بھی گہری چوٹ پہنچتی ہے۔ یہ مسئلہ صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رہا۔ ابھی چند روز پہلے ناندیڑ ضلع کے عمری علاقے میں ایک ایسا ہی واقعہ سامنے آیا، جہاں لاتور کا ایک بے روزگار نوجوان خود کو لوکل کرائم برانچ کا اہلکار بتا کر سبزی کے ایک تاجر سے پیسے اینٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ناندیڑ پولیس نے مستعدی دکھاتے ہوئے اس بہروپیے کو تو گرفتار کر لیا، لیکن اس طرح کے واقعات بتاتے ہیں کہ جعلساز کس بے خوفی سے پولیس کا نام استعمال کر رہے ہیں اور عام آدمی کے پاس موقع پر حقیقت جانچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ ایسے ماحول میں دھات سے بنے ہوئے کیو آر کوڈ والے اسمارٹ شناختی کارڈ کا تصور ایک بہت بڑی راحت لے کر آیا ہے۔ آئندہ ماہ سے جب یہ کارڈ ممبئی کے تمام پولیس افسران اور جوانوں کو مل جائیں گے، تو تصدیق کی طاقت سیدھے عام شہری کے موبائل فون میں آجائے گی۔ کارڈ پر افسر کی ابھری ہوئی تصویر کے ساتھ موجود کیو آر کوڈ کو اسکین کرتے ہی اس کا اصلی نام، عہدہ اور تعیناتی کی پوری تفصیل اسکرین پر کھل جائے گی۔ یوں اگر کسی شہری کو ذرا سا بھی شبہ ہو، تو وہ چند سیکنڈ میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر سکے گا۔ اس اقدام کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ عوام اور پولیس کے درمیان اعتماد کا رشتہ مضبوط ہوگا۔ جب شہری کو معلوم ہوگا کہ سامنے کھڑا شخص واقعی سرکاری ذمہ داری ادا کر رہا ہے، تو وہ بلا جھجک تعاون کرے گا۔ دوسری طرف، ان جعلسازوں کے لیے میدان تنگ ہو جائے گا جو نقلی کاغذی کارڈ دکھا کر یا صرف رعب جھاڑ کر لوگوں کو بے وقوف بناتے رہے ہیں۔ حکومت کا یہ فیصلہ اس بات کی علامت ہے کہ انتظامیہ عام آدمی کی روزمرہ پریشانیوں کو سمجھ رہی ہے اور ان کا ٹھوس حل نکالنا چاہتی ہے۔ حکومت کی یہ کوشش صرف شناختی کارڈ تک رکی ہوئی نہیں ہے۔ ممبئی پولیس سٹیزن ایپ کا آغاز ایک اور خوش آئند پیش رفت ہے، جس کے ذریعے شہریوں کو مختلف اجازت ناموں، تھانوں کے دائرہ اختیار، شکایات اور تجاویز کے لیے ایک ہی پلیٹ فارم میسر آسکے گا۔ عام شہری اکثر چھوٹے موٹے سرکاری کاموں یا اجازت ناموں کے لیے تھانوں کے چکر کاٹ کاٹ کر تھک جاتا ہے۔ اگر یہ ایپ واقعی تیز اور آسان طریقے سے کام کرے، تو عام آدمی کا قیمتی وقت بچے گا اور نظام میں شفافیت آئے گی۔

پولیس کے اندرونی ڈھانچے کو جدید بنانے کے لیے بھی اچھے قدم اٹھائے گئے ہیں۔ ممبئی پولیس انفارمیشن سسٹم اور ”سمواد ایپ“ کے ذریعے مختلف شعبوں کے درمیان رابطے کو تیز کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی فیلڈ میں کام کرنے والے اہلکاروں کو پچاس ہزار اسمارٹ ٹیبلٹس دینے کا فیصلہ بھی بہت اہم ہے۔ آج کے تیز رفتار دور میں پولیس کو پرانے بھاری بھرکم رجسٹروں اور فائلوں کے بوجھ سے آزاد کرنا ضروری ہے۔ ڈیجیٹل ریکارڈ ہونے سے کسی بھی جرم کی اطلاع پر کارروائی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ مختلف ذرائع سے ملنے والے ڈیٹا کو ایک جگہ یکجا کرنے کا منصوبہ بھی دوراندیشی پر مبنی ہے۔ جرائم ہونے کے بعد مجرم کو پکڑنا اپنی جگہ، لیکن جدید پولیسنگ کا اصل کمال یہ ہے کہ خفیہ معلومات اور ڈیٹا کے تجزیے سے خطرے کو پہلے ہی بھانپ لیا جائے۔ مشتبہ سرگرمیوں اور افراد کی بروقت نشاندہی سے کئی بڑی وارداتوں کو ہونے سے پہلے ہی روکا جا سکتا ہے۔ اس پورے پیکیج میں سب سے زیادہ امید افزا بات ’تپاس ساتھی‘ نامی مصنوعی ذہانت پر مبنی تحقیقاتی نظام کی تیاری ہے۔ ہمارے عدالتی نظام میں یہ شکایت عام رہتی ہے کہ تفتیشی خامیوں اور شواہد کی کمی کی وجہ سے کئی بار اصل مجرم بھی بری ہو جاتے ہیں۔ اگر ایف آئی آر درج ہونے سے لے کر عدالت میں چارج شیٹ داخل کرنے تک کے تمام مراحل کو مصنوعی ذہانت کی مدد سے منظم اور شفاف بنایا جائے، تو تفتیش کا معیار بلند ہوگا اور مجرموں کو سزا ملنے کی شرح میں واضح اضافہ دیکھنے کو ملے گا۔ تاہم، کسی بھی اچھے اور جدید منصوبے کی اصل کامیابی اس کے اعلان میں نہیں، بلکہ زمین پر اس کے سخت اور ایماندارانہ نفاذ میں چھپی ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے زور و شور سے ایپس اور ڈیجیٹل نظام شروع تو کر دیے جاتے ہیں، لیکن کچھ ہی مہینوں بعد سرور ڈاؤن رہنے لگتے ہیں، ڈیٹا اپ ڈیٹ نہیں ہوتا اور نظام سست پڑ جاتا ہے۔ حکومت اور پولیس کے اعلیٰ حکام کو اس بات پر کڑی نظر رکھنی ہوگی کہ یہ تمام منصوبے صرف افتتاحی تقریبات تک محدود نہ رہیں، بلکہ ان پر پوری سختی اور تسلسل کے ساتھ عمل درآمد ہو۔ اس سلسلے میں پولیس اہلکاروں کی ذہنی تربیت اور رویے میں تبدیلی بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ پچاس ہزار ٹیبلٹس بانٹ دینا آسان کام ہے، لیکن ہر اہلکار کو ان کے درست استعمال کی تربیت دینا اصل امتحان ہے۔ اسی طرح یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ اگر کوئی عام شہری تصدیق کے لیے کسی پولیس والے سے اس کا کیو آر کوڈ والا کارڈ دکھانے کی گزارش کرے، تو متعلقہ اہلکار اسے اپنی توہین نہ سمجھے، بلکہ خوش دلی سے کارڈ دکھا کر قانون کی بالادستی کا ثبوت دے۔ یہاں ایک اور بات کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اور وہ ہے جعلسازوں کی چالاکی۔ آج کے دور کے فراڈیے بہت تیز ہیں اور وہ بھی ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ کل کو عین ممکن ہے کہ یہ ٹھگ نقلی کیو آر کوڈ بنا لیں جو اسکین کرنے پر کسی جعلی ویب سائٹ پر کھلے اور وہاں ان کی نقلی پولیس پروفائل نظر آجائے۔ اسی طرح فون پر مصنوعی ذہانت سے آواز بدل کر خود کو بڑا افسر ظاہر کرنے کے واقعات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اس خطرے سے نمٹنے کے لیے پولیس اور حکومت کے تکنیکی ماہرین کو ہمیشہ جعلسازوں سے دو قدم آگے رہنا ہوگا۔ کیو آر کوڈ کے نظام کو اتنا محفوظ اور مضبوط بنایا جائے کہ اس کی تصدیق صرف پولیس کے سرکاری ایپ یا مصدقہ سرکاری پورٹل پر ہی ہو سکے، اور کوئی بھی عام کیمرہ یا جعلی لنک اسے دھوکہ نہ دے سکے۔ سائبر سکیورٹی کی باقاعدہ جانچ اور وقت کے ساتھ سافٹ ویئر کو مسلسل اپ گریڈ کرتے رہنا اس نظام کی بقا کے لیے لازمی ہے۔

کیا مصنوعی ذہانت طلبہ میں انسانی اقدار اور اخلاقیات کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے؟

راہ نما:

از : مبارک کاپڑی

آج ہر طرف مصنوعی ذہانت کا غلغلہ ہے۔ زندگی کا شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہو جہاں اے آئی نے اپنی موجودگی کا احساس نہ دلایا ہو۔ تعلیم، صحت، سائنس، تجارت، صنعت اور روزمرّہ کی زندگی میں مصنوعی ذہانت تیزی سے اپنی جگہ بناتی جا رہی ہے۔ آج کا طالب علم اسکول/کالج میں کتابوں سے اور گھر میں اے آئی سے سیکھ رہا ہے، اس سے اپنے سوالات کے جوابات حاصل کر رہا ہے اور اپنی معلومات میں اضافہ کر رہا ہے لیکن اس ترقی کے درمیان ایک نہایت اہم سوال ہمارے سامنے کھڑا ہے کہ کیا اے آئی ہمارے بچّوں کو صرف ذہین، قابل اور معلومات سے مالا مال بنائے گی یا انہیں ایک اچھا انسان، با اخلاق شہری، ہمدرد فرد اور بزرگوں کا احترام کرنے والا بھی بنا سکتی ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت بذاتِ خود نہ اچھی ہے نہ بُری کیونکہ اُس میں جان تو ہو سکتی ہے البتہ روح نہیں ہے، یہ ایک مشین ہے۔ یہ ایک آلہ ہے۔ چاقو سے آپریشن بھی ہو سکتا ہے اور اس سے کسی کو نقصان بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت کا استعمال اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اسے کس نیت، کس تربیت اور کس رہنمائی کے ساتھ طلبہ کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔ تعلیم کا مقصد انسان کو صرف ذہین بنانا نہیں، بلکہ انسان بنانا بھی ہے۔ اگر ایک طالب علم کے پاس بے شمار ڈگریاں ہوں، دنیا بھر کا علم ہو، جدید ٹیکنالوجی پر عبور ہو لیکن اس کے اندر دوسروں کے لیے ہمدردی، بڑوں کے لیے احترام، چھوٹوں کے لیے شفقت، سچ بولنے کی عادت اور دوسروں کے حقوق کا احساس نہ ہو تو ایسی تعلیم کو ہم مکمل تعلیم نہیں کہہ سکتے۔ علم انسان کو کامیاب بنا سکتا ہے، لیکن اخلاق اسے قابلِ احترام کامیاب بناتے ہیں۔

کیا اے آئی اخلاقی تربیت کر سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب یقیناً ہاں میں ہے، لیکن ایک شرط کے ساتھ اے آئی خود اخلاقی اقدار کا متبادل نہیں بن سکتی البتہ اخلاقی تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ضرور بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی طالب علم اے آئی سے پوچھتا ہے کہ ہمیں اپنے والدین کا احترام کیوں کرنا چاہیے؟ تو اے آئی اسے صرف ایک روایتی جواب دینے کے بجائے مختلف مثالوں کہانیوں اور حقیقی زندگی کے واقعات کے ذریعے سمجھا سکتی ہے کہ والدین کی قربانیاں کیا ہوتی ہیں، ان کی خدمت کیوں ضروری ہے اور ان کے تجربات کی قدر کرنا کیوں ہماری ذمہ داری ہے۔ اسی طرح اے آئی بچّوں کو سچّائی، دیانت داری، انصاف، برداشت، رواداری، معافی، ایثار، ہمدردی اور دوسروں کے دُکھ درد کو سمجھنے جیسے موضوعات پر دلچسپ انداز میں تعلیم دے سکتی ہے۔

ہمدردی اور انسانیت کا احساس: مصنوعی ذہانت کی مدد سے طلبہ دنیا بھر کے انسانوں کی کہانیاں، تکلیفیں اور جدوجہد سمجھ سکتے ہیں۔ ایک طالب علم جو ممبئی میں بیٹھا ہے، وہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے فلسطین کے بچّے، افریقہ کے بھوکے بچے یا اپنے ہی محلّے کے یتیم بچّے کی زندگی کو سمجھ سکتا ہے۔ جب طالب علم کو یہ احساس ہو کہ دوسروں کا دکھ بھی میرا دکھ ہے، تو اس کے دل میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور ہمدردی ہی انسانیت کی بنیاد ہے۔

بزرگوں کا احترام اور نئی نسل: آج ہمارے معاشرے کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ نئی نسل اور بزرگوں کے درمیان فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔ بچّوں کے پاس موبائل فون کے لیے وقت ہے، سوشل میڈیا کے لیے وقت ہے، دوستوں کے ساتھ چیٹنگ کے لیے وقت ہے، لیکن اکثر اپنے دادا، دادی، نانا، نانی اور والدین کے ساتھ بیٹھنے، ان کی باتیں سننے اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے لیے وقت نہیں ہے۔ کیا اے آئی اس صورتحال کو تبدیل کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ یقیناً اے آئی طلبہ کے سامنے ایسی کہانیاں اور مکالمے پیش کر سکتی ہے جن میں ایک بزرگ شخص کی تنہائی، اس کی ضروریات اور اس کے جذبات کو نمایاں کیا گیا ہو۔ وہ بچّوں کو یہ سمجھا سکتی ہے کہ بزرگ افراد صرف ہماری توجہ اور خدمت کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ ان کے پاس زندگی کا وہ تجربہ اور حکمت ہوتی ہے جو کسی کتاب یا انٹرنیٹ پر مکمل طور پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اے آئی ایک طالب علم کو یہ عملی سرگرمی دے سکتی ہے کہ وہ روزانہ اپنے دادا یا دادی کے ساتھ کم از کم پندرہ منٹ گزارے، ان کی زندگی کے تجربات سنے اور اگلے دن کلاس میں اُن تجربات کا ذکر کرے۔ اس طرح ٹیکنالوجی بچّوں کو اپنے بزرگوں سے قریب لانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ چند عملی طریقے جن سے اے آئی اخلاقی اقدار کو فروغ دے سکتی ہے:

اے آئی کو محض معلومات فراہم کرنے والی مشین کے بجائے اخلاقی تربیت کے ایک معاون استاد کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ **اخلاقی کہانیاں:** اے آئی طلبہ کی عمر کے مطابق سچّائی، ایمانداری، قربانی، ہمدردی اور احترام پر مبنی کہانیاں تخلیق کر سکتی ہے۔

۲۔ **حقیقی زندگی کے مکالمے:** بچّوں کو ایسے حالات دیے جا سکتے ہیں جن میں انہیں فیصلہ کرنا ہو کہ اگر کوئی بزرگ سڑک پار کرنے میں دشواری محسوس کر رہا ہو، کوئی غریب بچّہ مدد مانگ رہا ہو یا کسی ساتھی کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔

۳۔ **کردار سازی کے سوالات:** اے آئی روزانہ طلبہ کے سامنے ایک اخلاقی سوال رکھ سکتی ہے، مثلاً اگر آپ کو راستے میں کسی کا گرا ہوا پرس ملے تو آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کا دوست کسی کمزور طالب علم کا مذاق اڑائے تو آپ کا ردِعمل کیا ہوگا؟

۴۔ **احساس اور ہمدردی کی تربیت:** اے آئی طلبہ کو مختلف کرداروں میں رکھ کر سوچنے کی دعوت دے سکتی ہے۔ مثلاً اگر آپ ایک غریب بچے، معذور شخص، یتیم یا تنہا بزرگ کی جگہ ہوتے تو آپ کیا محسوس کرتے؟

۵۔ **سوشل میڈیا کے آداب:** اے آئی بچّوں کو سکھا سکتی ہے کہ اختلاف رائے کے باوجود کسی کی توہین نہ کریں، نفرت انگیز زبان استعمال نہ کریں اور دوسروں کی عزتِ نفس کا خیال رکھیں۔

۶۔ **والدین اور اساتذہ کا احترام:** اے آئی ایسے عملی مکالمے اور سرگرمیاں پیش کر سکتی ہے جن کے ذریعے بچّے والدین اور اساتذہ کی محنت، قربانیوں اور ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔

۷۔ **خود احتسابی:** اے آئی طلبہ کو روزانہ اپنے رویّے کا جائزہ لینے کی ترغیب دے سکتی ہے کہ آج انہوں نے کس کی مدد کی، کس کا دل دُکھایا اور کل وہ اپنے رویّے میں کیا بہتری لا سکتے ہیں؟

کیا اے آئی خود انسانیت کا سبق دے سکتی ہے؟: یہاں ایک بنیادی فرق سمجھنا ضروری ہے۔ اے آئی انسانیت کے بارے میں معلومات دے سکتی ہے، انسانیت کی مثالیں پیش کر سکتی ہے، اخلاقی فیصلوں کے مختلف پہلو سمجھا سکتی ہے، لیکن وہ خود انسان کی طرح محبت، درد، خلوص اور قربانی کے حقیقی جذبات محسوس نہیں کرتی۔ ایک بچّہ اگر اے آئی سے پوچھے کہ کسی بھوکے شخص کی مدد کیوں کرنی چاہیے تو اے آئی اُسے بہترین جواب دے سکتی ہے لیکن کسی بھوکے کو کھانا کھلانے، کسی روتے ہوئے بچّے کو تسلی دینے، کسی بیمار بزرگ کی خدمت کرنے اور کسی ضرورت مند کا ہاتھ تھامنے کا عملی تجربہ بچّے کو خود حاصل کرنا ہوگا، اس لیے اخلاقی تعلیم صرف اسکرین تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ اسکولوں میں خدمتِ خلق کے پروگرام، یتیم خانوں کے دورے، بزرگوں کی خدمت، صفائی مہم، غریب بچّوں کی مدد اور سماجی ذمہ داریوں سے متعلق سرگرمیاں لازمی ہونی چاہئیں۔

اختتامیہ: ہمیں ذہین مشینیں نہیں، با کردار انسان چاہیے: آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مصنوعی ذہانت آنے والے دور میں انسانی اقدار کے فروغ کا ایک طاقتور ذریعہ بن سکتی ہے، بشرطیکہ ہم اسے صحیح مقاصد کے لیے استعمال کریں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ تعلیم کا آخری مقصد صرف ایسے ڈاکٹر، انجینئر، سائنس داں، افسر اور تاجر پیدا کرنا نہیں ہے جو اپنے شعبوں میں کامیاب ہوں بلکہ ایسے انسان تیار کرنا بھی ہے جو اپنے والدین کا احترام کریں، اپنے اساتذہ کی قدر کریں، بزرگوں کا سہارا بنیں، غریبوں کے کام آئیں، عورتوں کا احترام کریں، کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کریں اور معاشرے میں محبت امن اور بھائی چارے کو فروغ دیں۔ اے آئی بچّوں کو یہ بتا سکتی ہے کہ اچھا انسان کیسے بنا جاتا ہے، لیکن اچھا انسان بنانے کی ذمہ داری آج بھی والدین، اساتذہ، تعلیمی اداروں اور پورے معاشرے کی ہے۔ ہمیں ایک ایسا تعلیمی انقلاب درکار ہے جہاں اے آئی کے ذریعے ذہانت کو جِلا ملے، تعلیم کے ذریعے شعور بیدار ہو، تربیت کے ذریعے کردار سنورے اور انسانی اقدار کے ذریعے ایک بہتر معاشرہ وجود میں آئے!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملی ادارے، خاندانی اجارہ داری اور ہماری اجتماعی بے حسی: خدمتِ ملت، میرٹ اور اداروں کی حقیقی شناخت پر ایک فکری سوال

عظیم احمد خان خاکی

مسلم معاشرے میں تعلیمی اداروں کا قیام ہمیشہ ایک اہم اجتماعی ضرورت رہا ہے۔ مختلف ادوار میں ایسے افراد سامنے آئے جنہوں نے اپنی ذاتی محنت، وقت، وسائل، قربانیوں اور دوراندیشی کے ذریعے اسکول، کالج، تعلیمی سوسائٹیاں اور دیگر ملی ادارے قائم کرنے اور انہیں مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان شخصیات اور ادارے کے ابتدائی ذمہ داران کی خدمات یقیناً قابلِ احترام ہیں۔ ان کی جدوجہد کو فراموش کرنا یا ان کی قربانیوں کی ناقدری کرنا کسی بھی طور مناسب نہیں۔ لیکن آج ہمیں ایک اہم سوال پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جن اداروں کو ملت کی ترقی کے نام پر قائم کیا گیا، کیا وہ واقعی ملت کے اجتماعی مفادات کی نمائندگی کر رہے ہیں؟ یا وقت گزرنے کے ساتھ بعض ادارے چند خاندانوں، مخصوص افراد یا محدود حلقوں کے اثر و رسوخ تک سمٹتے جا رہے ہیں؟ یا واقعی بھارت کے دستور نے اقلیتوں کی بقا و ترقی کے لیئے کو دیئے گئے حقوق و اختیارات کا استعمال اب اپنے ذاتی، خاندانی یا مخصوص افراد کی اجارہ داری کا مصدقہ ترقی کا قانونی راستہ بن گیا ہے؟ کسی ادارے کو وجود میں لانے اور اس کے استحکام کے لیے جدوجہد کرنے والے افراد کی خدمات یقیناً قابلِ احترام ہیں، لیکن کیا ان خدمات کی بنیاد پر ادارے کے تمام اہم فیصلوں اور ذمہ داریوں کو ہمیشہ ایک ہی مخصوص گروہ تک محدود رکھنا مناسب ہے؟ ادارے قائم کرنے والے افراد اس ادارے کے محسن ہو سکتے ہیں، ان کی قربانیوں کا احترام ہونا چاہیے، لیکن ایک اجتماعی ادارے کو ذاتی وراثت سمجھ لینا شاید اس مقصد سے انصاف نہیں جس کے لیے وہ قائم کیا گیا تھا۔ یہاں یہ بات واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ کسی ذمہ دار عہدے پر کسی شخص کے رشتہ دار کا تقرر بذاتِ خود اقربا پروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اہل، تجربہ کار، دیانت دار اور مطلوبہ صلاحیتوں کا حامل ہے، اور اسے شفاف طریقۂ انتخاب کے تحت ذمہ داری دی جاتی ہے تو محض رشتہ داری کی بنیاد پر اس کے تقرر پر اعتراض درست نہیں، دیکھنے میں آیا ہے ہیکہ ماضی میں ایسے مخلص قیادتوں نے اپنے اقربہ میں سے ہی لیکن بیوہ، یتیم، یسیر، ضرورت مند، مطلقہ جیسے تعلیم یافتہ حقداروں کو روزگار کے کسی تناسب میں مواقع دے کر انصاف بھی کیا ہے جسے شک کی نظر سے دیکھنا قائد کی مخلصی پر سوال کے مانند ہے۔ اصل مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب رشتہ داری قابلیت پر غالب آجائے، عہدے پہلے سے طے ہونے لگیں، انتخاب کے مواقع محدود کر دیے جائیں اور باہر کے اہل و قابل افراد کے لیے دروازے بند ہونے لگیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اور غیر، دونوں کے لیے معیار یکساں ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔ ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یہ آیت ہمیں ایک بنیادی اصول سمجھاتی ہے کہ ذمہ داری اور اختیار امانت ہیں، اور امانت کا حق اس شخص کو ملنا چاہیے جو اس کا اہل ہو۔ تعلیمی اداروں کی ذمہ داریاں، انتظامی عہدے، مالی وسائل اور فیصلے کرنے کا اختیار بھی اسی اصول کے تحت دیکھے جانے چاہئیں۔ ان معاملات میں ذاتی تعلقات، خاندانی وابستگی، مالی اثر و رسوخ یا گروہی مفادات کے بجائے اہلیت، دیانت، صلاحیت اور انصاف کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ ملی ادارے کا مطلب کسی ایک گھر، خاندان یا گروہ کی نمائندگی نہیں، بلکہ پوری ملت کے اجتماعی مفادات کی ترجمانی ہے۔ ملت مختلف صلاحیتوں، خیالات، طبقات اور افراد سے مل کر بنتی ہے۔ اگر کسی ادارے میں صرف مخصوص خاندانوں یا حلقوں کے افراد کو مسلسل مواقع ملیں اور دیگر اہل افراد محروم رہیں تو رفتہ رفتہ ادارے سے اجتماعی وابستگی کمزور ہونے لگتی ہے۔ نوجوانوں میں احساسِ محرومی پیدا ہوتا ہے، صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں اور ادارے پر اعتماد متاثر ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے اداروں کو قائم کرنے اور آگے بڑھانے میں بعض خاندانوں نے طویل عرصے تک غیر معمولی محنت کی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ اداروں کے لیے وقف کیا، مشکلات برداشت کیں اور اپنے ذاتی وسائل بھی صرف کیے۔ ان کی خدمات کو تسلیم کرنا اور ان کا احترام کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہی نہی بلکہ ان کی سرپرستی و خیرخواہی کو اداروں کے حق میں سمجھنا انصاف کے دائرے میں شامل ہے۔ لیکن کسی ادارے کی مضبوطی صرف چند افراد کی موجودگی پر منحصر نہیں ہونی چاہیے۔ ایک حقیقی مضبوط ادارہ وہ ہوتا ہے جو اپنے نظام، اصولوں اور اجتماعی صلاحیت کی بنیاد پر آگے بڑھتا ہے اور افراد کی تبدیلی کے باوجود اپنی کارکردگی برقرار رکھتا ہے۔ اسی طرح آج ایک اور رجحان بھی قابلِ غور ہے۔ بعض مقامات پر یہ تاثر یا شکایت سامنے آتی ہے کہ تعلیمی سوسائٹیوں کے قیام کے لیے بڑے پیمانے پر چندہ یا مالی تعاون جمع کیا جاتا ہے، اور اس مالی تعاون کے بعد تعاون کرنے والے افراد کو سوسائٹی کی رکنیت، انتظامی عہدوں یا دیگر ذمہ داریوں میں جگہ ملنے لگتی ہے۔ اگر ایسا کسی جگہ ہو رہا ہے تو اس پر اصولی بحث ضرور ہونی چاہیے۔

مالی تعاون، عطیہ اور چندہ کسی ادارے کے قیام و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عطیہ دینے والوں کی قدر، ان کے تعاون کا اعتراف اور مالی معاملات میں شفافیت لازمی ہے۔ لیکن مالی تعاون کو ادارے کی انتظامی ملکیت یا مستقل اختیار کا ذریعہ سمجھنا درست نہیں۔ ادارے کو مالی طور پر مضبوط بنانے والا شخص قابلِ احترام ہے، مگر انتظامی ذمہ داری کے لیے الگ معیار ہونا چاہیے۔ کسی عہدے کے لیے تعلیمی قابلیت، تجربہ، انتظامی صلاحیت، دیانت داری، وقت دینے کی آمادگی اور ادارے کے مقصد سے وابستگی اہم عوامل ہیں۔ چندہ، عطیہ یا مالی تعاون ادارے کے قیام میں حصہ داری ہے، لیکن اسے ادارے پر ذاتی ملکیت یا مستقل انتظامی اختیار کا پروانہ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ اگر مالی تعاون کے بدلے عہدے طے ہونے لگیں تو اداروں کا مقصد متاثر ہو سکتا ہے اور حقیقی اہل افراد کے لیے مواقع محدود ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک دوسری انتہا سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ ملی اداروں کو مخصوص افراد کی اجارہ داری سے محفوظ رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں بے لگام عوامی مداخلت کے حوالے کر دیا جائے، جہاں ہر شخص اپنی مرضی سے انتظامی فیصلوں میں مداخلت کرے۔ کسی ادارے کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے ایک باقاعدہ، بااختیار اور ذمہ دار انتظامی نظام ضروری ہے۔ ہر شخص کو رائے دینے، سوال اٹھانے اور اصلاح کی بات کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے، لیکن ہر شخص کو انتظامی فیصلے کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہو سکتا۔ ادارے کے فیصلوں پر سوال اٹھانے کا حق یقیناً ہونا چاہیے، لیکن سوال کرنے اور انتظامی معاملات میں غیر ضروری مداخلت کرنے کے درمیان فرق بھی سمجھنا ضروری ہے۔ تنقید اگر تعمیری ہو، حقائق پر مبنی ہو اور ادارے کی بہتری کے لیے ہو تو وہ ادارے کی ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ لیکن ذاتی اختلافات، گروہ بندی یا غیر متعلقہ دباؤ کے ذریعے انتظامی نظام کو مفلوج کرنا بھی ادارے کے مفاد میں نہیں۔ لہٰذا ملی اداروں کو ایک ایسا انتظامی ڈھانچہ درکار ہے جو نہ خاندانی اجارہ داری کا شکار ہو اور نہ ہی غیر ضروری عوامی مداخلت سے کمزور ہو، اور نہ ہی معاشی مفاد کی خاطر ادارے سے جڑنا افراد کا مقصد بن جائے، ایسا نظام جس میں ذمہ داران کو کام کرنے کا مناسب اختیار حاصل ہو، لیکن ان کے اختیارات واضح اصولوں کے تابع ہوں۔ فیصلوں کا طریقۂ کار طے ہو، مالی معاملات شفاف ہوں، تقرریوں کے معیار واضح ہوں، وقتاً فوقتاً احتساب ہو اور ادارے کے مفاد کو ہر ذاتی مفاد پر مقدم رکھا جائے۔ ہندوستان کا آئین مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام چلانے کا حق فراہم کرتا ہے۔ آئین کی دفعہ 30 اس حق کی اہم ضمانت ہے، جس کا مقصد اقلیتوں کو اپنی زبان، ثقافت، شناخت اور تعلیمی ترجیحات کے تحفظ کا موقع فراہم کرنا ہے۔ یہ حق محض ادارے قائم کرنے تک محدود نہیں بلکہ ان کے انتظامی اختیار اور شناخت کے تحفظ سے بھی متعلق ہے۔ تاہم اس حق کے ساتھ اداروں کی تعلیمی معیار، شفافیت، نظم و ضبط اور ذمہ دارانہ کارکردگی کی اہمیت بھی اپنی جگہ برقرار رہتی ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ اس آئینی حق کا استعمال ہم کس مقصد کے لیے کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے ادارے نئی نسل کو بہتر تعلیم، وسیع مواقع، جدید علوم اور معاشرتی ترقی فراہم کر رہے ہیں؟ کیا ان اداروں میں میرٹ کو اہمیت دی جا رہی ہے؟ کیا باصلاحیت نوجوانوں، تجربہ کار اساتذہ اور قابل انتظامی افراد کو آگے آنے کے مواقع حاصل ہیں؟ یا کہیں ہم اپنے اجتماعی حقوق کو محدود ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے استعمال تو نہیں کر رہے؟ ملی اداروں کی کامیابی کا اندازہ صرف ان کی عمارتوں، تعداد یا نام سے نہیں ہونا چاہیے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان اداروں سے کتنے بچے معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کتنے نوجوانوں کو آگے بڑھنے کے مواقع مل رہے ہیں، کتنی صلاحیتیں پروان چڑھ رہی ہیں، انتظامیہ کتنی شفاف ہے، اور ادارے سے وابستہ لوگوں کا اعتماد کتنا مضبوط ہے۔ یہاں ملت کے عام افراد کی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ ہم اکثر اداروں کے انتظام پر تنقید کرتے ہیں، لیکن جب اجلاسوں میں شرکت، رکنیت کے اصولوں کو سمجھنے، انتخابات میں حصہ لینے، اہل افراد کو آگے لانے یا ادارے کے تعمیری کاموں میں تعاون کرنے کا موقع آتا ہے تو ہماری دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔ اجتماعی ادارے صرف چند ذمہ داران کی وجہ سے محدود نہیں ہوتے، بلکہ بعض اوقات ہماری اجتماعی بے حسی، لاتعلقی اور خاموشی بھی ان کے نظام کو چند افراد تک محدود ہونے کا موقع دیتی ہے۔

اگر ہمیں واقعی ملی اداروں کو اجتماعی ادارے بنانا ہے تو ہمیں صرف شکایت کرنے کے بجائے مثبت کردار ادا کرنا ہوگا تمام ہی ایسے اداروں کو مشترکہ پلیٹ فارم سے قراردادوں کے ذریعے متنبہ کیا جانا جائے، جوابدہی کا احساس پیدا کیا جائے تاکہ اس کے افراد اداروں کے قواعد وضوابط کو سمجھ سکے، تقررات میں شفافیت لا سکے، اہل افراد کی حوصلہ افزائی، تعمیری تجاویز کو قبول کیا جائے، مناسب نمائندگی پر جمہوری اقدار کو مواقع حاصل ہو اور ادارے کے تعلیمی مقصد کو ترجیح دی جائے۔ اجتماعی ذمہ داری کا مطلب ہر معاملے میں مداخلت کرنا نہیں، بلکہ اپنے حق اور ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ادارے کی بہتری میں حصہ لینا ہے۔ ہمیں ایسے اداروں کی ضرورت ہے جہاں ابتدائی ذمہ داران اور ان کے خاندانوں کی خدمات کا احترام ہو، عطیہ دینے والوں کے تعاون کی قدر ہو، انتظامیہ کو مؤثر انداز میں کام کرنے کا اختیار حاصل ہو، مگر تقرریاں اور ذمہ داریاں میرٹ پر طے ہوں۔ جہاں مالی معاملات کا باقاعدہ حساب ہو، آزادانہ آڈٹ ہو، نظام میں نئے اہل افراد کے لیے جگہ ہو، ذمہ داریوں کی مدت اور تبدیلی کا طریقہ کار واضح ہو اور ادارے کسی ایک فرد یا خاندان کے بجائے اپنے اصولوں کے مطابق چلیں۔ ملی ادارہ نہ کسی خاندان کی جاگیر ہے، نہ کسی فرد کی ذاتی ملکیت، اور نہ ہی ایسا عوامی میدان جہاں ہر شخص اپنی مرضی سے انتظامی معاملات میں مداخلت کرے۔ یہ ایک اجتماعی امانت ہے، جسے ایک باقاعدہ، بااختیار، شفاف اور جواب دہ نظام کے تحت چلایا جانا چاہیے۔ قیادتوں کے وصال کے بعد نئے تعلیم یافتہ، غیر جانبدار، ماہر تعلیم، اعلی یونیورسٹیوں کے فارغین، اسلامی اسکالرز جیسے ارکان کیلیے رکنیت کا واضح نظام ہو۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اداروں کی تاریخ اور خدمات کا احترام کرتے ہوئے ان کے مستقبل کو بھی محفوظ بنائیں۔ نئی نسل کو مواقع دیں، میرٹ کو فروغ دیں، خاندانی اجارہ داری سے بچیں، مالی تعاون اور انتظامی اہلیت میں فرق سمجھیں، اور اجتماعی اداروں کو ذاتی مفادات سے بالاتر رکھیں۔ ادارے قائم کرنا ایک خدمت ہے، ادارے کو چلانا ایک ذمہ داری ہے، اور ادارے کو ذاتی مفادات، خاندانی اجارہ داری اور بے ضابطگیوں سے محفوظ رکھنا ایک امانت ہے۔ اگر ہم ان اصولوں کو اپنا لیں تو ہمارے ملی ادارے صرف نام کے ملی ادارے نہیں رہیں گے، بلکہ حقیقی معنوں میں ملت کی تعلیمی، فکری اور اجتماعی ترقی کے مضبوط مراکز بن سکیں گے۔

عالمگیریت کے دور میں تہذیبی شناخت کا بحران

محمد عبد القادر

سکنڈری فائنل ایئر اسٹوڈنٹ، جامعہ دار الہدیٰ اسلامیہ

عصرِ حاضر میں یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ یہ اطلاعات و مواصلات، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا دور ہے، جس نے پوری دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کے مختلف شعبوں میں تیز رفتاری سے ترقی ہو رہی ہے، لیکن زندگی کے ہر شعبے کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں تہذیبی، قومی اور علاقائی شناخت کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں اور عدم مساوات کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ آخر اس کے اسباب کیا ہیں؟ یوں تو صدیوں سے انسان اس دنیا میں امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارتا اور مختلف شعبوں میں کامیابی و کامرانی حاصل کرتا رہا ہے، لیکن اگر ہم تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان سماجی، سیاسی، ثقافتی اور معاشی مقاصد کے لیے جنگ و جدال، بحث و مباحثہ اور اختلافات پائے جاتے رہے ہیں۔ بالخصوص پوری دنیا میں بعض عناصر کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی گئیں اور آج بھی ایسی کوششیں جاری ہیں، جس کی وجہ سے اس جدید دور میں بھی مسلمانوں کو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف مشکلات، امتیازی سلوک اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس طرح ان کی تہذیبی شناخت خطرے میں پڑتی جا رہی ہے۔ مذہبِ اسلام دنیا کے تیزی سے پھیلنے والے مذاہب میں شمار ہوتا ہے، جو تمام انسانوں کو عدل و انصاف، مساوات اور حقوق کی تعلیم دیتا ہے اور سماجی، سیاسی، ثقافتی و معاشی زندگی کے ہر موڑ پر ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ رنگ و نسل، امیری و غریبی اور سرداری و غلامی کی بنیاد پر کسی کو کسی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ ہے، نہ کہ رنگ و نسل یا مال و دولت۔ اسی وجہ سے یہ عالمگیر دین دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بناتا ہے۔ اس طرح اس دین کے پیروکاروں کی تعداد کے اعتبار سے اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اسلام مخالف عناصر اور اس مذہب سے نفرت کرنے والے افراد اس دین کی تعلیمات اور اس کی تہذیبی شناخت کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ اسلام کے ابتدائی دنوں ہی سے اسلام اور مسلمانوں کو کئی مشکلات کا سامنا رہا ہے، لیکن عصرِ حاضر میں نئی نئی ایجادات، سوشل میڈیا، مصنوعی ذہانت، انٹرنیٹ، فحش مواد، غیر اخلاقی گانے اور نفرت انگیز بیانات ان جدید ذرائع پر گردش کرتے رہتے ہیں اور دنیا بھر کے عام لوگوں کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ ان ذرائع کے ذریعے بعض عناصر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمان تمام انسانوں کے دشمن ہیں، اور ایک مشہور مقولے کے مطابق جھوٹ کو اتنا پھیلایا جائے کہ لوگ اسے حقیقت ماننے پر مجبور ہو جائیں۔ اس طرح آج دنیا بھر میں آئے دن مسلمانوں کے خلاف تشدد اور ظلم کے واقعات، جنگ و جدال، ہجومی تشدد اور نفرت انگیز بیانات سامنے آتے ہیں۔ ان تمام غلط افواہوں کے باوجود لوگوں کے درمیان اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مثبت سوچ کیسے پیدا کی جائے؟ یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے کہ آج دنیا میں ۵۷ مسلم اکثریتی ممالک ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کے پیروکار موجود ہیں۔ اس لیے اس دورِ جدید میں تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات، عدل و انصاف، مساوات، امن و امان اور بھائی چارے کا پیغام لوگوں تک تقاریر کے ذریعے پہنچائیں، نیز سوشل میڈیا، مصنوعی ذہانت اور انٹرنیٹ کے ذریعے اسلامی ویڈیوز اور دنیا و آخرت سے متعلق تعلیمات عام کریں۔ صرف زبانی تبلیغ ہی نہیں، بلکہ سماج میں اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ بھی پیش کریں۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔۔

عکس ادب کا خصوصی گوشہ چشتی سلیم بیدرد و کتاب ضرب بیدرد کی شاندار رونمائی

اردو زبان کی ترویج میں سرگرم افراد کی حوصلہ افزائی کرنا مہاراشٹر اردو اکیڈمی کی ترجیح: سید حسین اختر

مراٹھواڑہ کی سرزمین اردو ادب کے لیے زرخیز ہے: فوزیہ تحسین خان

اورنگ آباد: ۲۳رنومبر (نامہ نگار) شاہی مسجد بیت الیتیم میں آج سہ ماہی ادبی جریدہ عکس ادب کے شمارہ نمبر 56 کے خصوصی گوشے چشتی سلیم بیدرد کا اجراء عمل میں آیا، جبکہ مشہور شاعر چشتی سلیم بیدرد کی کتاب ضرب بیدرد کی شاندار رونمائی اردو ساہتیہ اکیڈمی، مہاراشٹر کے چیئرمین سید حسین اختر، رفیع الدین ناصر، فوزیہ تحسین خان کے ہاتھوں انجام پائی۔ اس ادبی تقریب میں شہر و مراٹھواڑہ کے اہلِ قلم، شعراء، ادباء اور ادب نواز شخصیات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سید حسین اختر نے دونوں اشاعتوں کے اجراء پر دلی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکیڈمی اردو لکھنے پڑھنے والوں، نئے قلم کاروں اور اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے سرگرم افراد کو آگے بڑھانے اور ان کی معاونت کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے نوجوانوں اور نئے لکھنے والوں سے اپیل کی کہ وہ میدانِ ادب میں آگے آئیں، اپنے قلم کی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور اردو زبان و ادب کا نام روشن کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ادبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی اور نئے اہلِ قلم کی سرپرستی اردو کے روشن مستقبل کے لیے ناگزیر ہے۔ سابق ممبر آف پارلیمنٹ فوزیہ تحسین خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ مراٹھواڑہ کی سرزمین اردو ادب کے حوالے سے انتہائی زرخیز رہی ہے اور یہاں کی ادبی روایت مسلسل پروان چڑھ رہی ہے۔ انہوں نے چشتی سلیم بیدرد جیسے اہلِ قلم کی خدمات کو قابل ستائش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے افراد اردو ادب کی آبیاری کر رہے ہیں، جو زبان و ادب کے فروغ اور ادبی سرمایہ میں اضافے کا باعث ہے۔ انہوں نے اس ادبی اجتماع پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دونوں کتابوں کی اشاعت کو اردو ادب کے لیے خوش آئند قرار دیا۔ تقریب کی صدارت رفیع الدین ناصر نے کی، جبکہ کتاب کا اجراء دوست محمد خان کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ نظامت کے فرائض محمد ضیاء الدین پربھنی نے انجام دیے۔ اس موقع پر صاحبِ کتاب چشتی سلیم بیدرد، عکس ادب کے مدیر صابر، دوست محمد خان، ڈاکٹر عظیم راہی، ڈاکٹر شہاب افسر، ڈاکٹر کیرتی جاولے، ڈاکٹر عقیلہ غوث، مسرت فردوس اور دیگر معزز ادبی شخصیات موجود تھیں۔ کتابوں کی رونمائی کے بعد مشاعرہ منعقد ہوا، جس کی نظامت مسرت فردوس نے کی۔ مشاعرے میں احمد اورنگ آبادی سمیت مراٹھواڑہ کے مختلف علاقوں سے آئے شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا اور محفل کو ادبی رنگ و آہنگ سے آراستہ کیا۔ اس طرح یہ تقریب کتابوں کی اشاعت، ادبی خدمات کے اعتراف اور شعری ذوق کی خوبصورت ترجمان بن کر یادگار رہی۔

میڈیکل سائنس کی روشنی میں رمضان کے روزے کتاب کا اجراء

۲۳رنومبر (راست): ریاست آندھرا پردیش ضلع ستیا سائی کے پینوگنڈا درگاہ حضرت سیدنا خواجہ شاہ بابا فخرالدین حسنی وحسینی سہروردی کے 754ویں عرس کے موقع پر ذو لسانی مشاعرے میں ڈاکٹر حکیم محمد جعفر ایم ڈی اسسٹنٹ پروفیسر عبدالحق یونانی میڈیکل کالج کرنول کی تحریر کردہ تیلگو کتاب" میڈیکل سائنس کی روشنی میں رمضان کے روزے" عرس کی شب بدست اے پی اردو اکیڈمی کے چیئرمین محمد فاروق شبلی اجراء کیا گیا۔ اس موقع پر قلمکار حکیم محمد جعفر صاحب کو مبارک باد اور تہنیت پیش کی گئی۔ اس کتاب میں کل 35 موضوعات پر مضامین ہیں. جو 112 صفحات پر مشتمل ہے. اس کتاب کو پیرا ماؤنٹ پبلیکیشنز ہاؤس حیدرآباد نے شائع کیا ہے جس کی قیمت 160 روپیہ ہے۔ رائلسیما اردو رائٹرس فیڈریشن کے معتمد عمومی ستار فیضی نے کہا کہ ڈاکٹر حکیم محمد جعفر نے بڑی محنت سے روزوں کے تعلق سے شک وشبہات کی تفصیل سے مضامین کی شکل میں وضاحت کی ہے. میڈیکل سائنس کی روشنی میں رمضان کے روزوں کے مسائل پر اچھی بحث وگفتگو سوال وجواب کی شکل میں معلوماتی مضامین شامل ہیں۔ ہر مسلمان کو ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ انکے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ کتاب ان کے ان تمام شک وشبہات کا جواب دیتی ہے کہ جب آدمی صبح سے شام تک بنا پانی اور غذا کے بھوکا رہتا ہے . روزوں کی اہمیت و افادیت، تعریف وتوصیف، روزوں سے صحت و تندرستی، روزے برائیوں سے دور رکھتے ہیں، روزوں سے جسمانی و روحانی تربیت ملتی ہے. روزے نفسیاتی امراض سے دور رکھتے ہیں. اور دل ودماغ کو راحت وسکون بخشتے ہیں. روزوں کا اہتمام کیسے کیا جائے، سحری اور افطاری میں کیا کیا کھانا ہے. بڑے ہی اچھے انداز میں تیلگو زبان میں لکھی گئی ہے انھوں نے کہا اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کو دیکھتے ہوئے اور اس سے عوام الناس کے وسیع فائدے کے لئے اس کا اردو ایڈیشن بھی آنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ حکیم جعفر صاحب جلد اس کتاب کا اردو ایڈیشن بھی شائع کریں گے. کتاب کی اشاعت پر مصنف کی خدمت میں مبارک باد پیش کی گئی. انھوں نے پروگرام کے ناظم سید ارشد صاحب شکریہ ادا کیا. مہمانوں اور ذولسانی شعراء میں کتاب بطور تحفہ پیش کی گئی۔

صفحہ ۲ رسے آگے۔۔

عالمگیریت کے دور میں۔۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنی زندگی میں اپنا کر لوگوں کو اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر آمادہ کریں کہ واقعی اسلام ایک سچا اور پاکیزہ دین الٰہی ہے۔ اس طرح اس عالمگیر دور میں مسلمانوں کی تہذیبی شناخت کو لاحق خطرات کم کیے جاسکتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عصرِ حاضر میں دنیا مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کی بدولت تیزی سے ترقی کر رہی ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف شعبوں میں ترقی اور کامیابی کے نئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں، لیکن اسی ٹیکنالوجی کا غلط استعمال کر کے مسلمانوں کی تہذیبی شناخت کو نقصان پہنچانے اور اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کی کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر کے عوام الناس میں مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیاں اور غلط معلومات پھیلائی جارہی ہیں اور انہیں متنفر کیا جارہا ہے۔ ان تمام مسائل کا حل یہ ہے کہ اسلامی علماء، طلبہ، اساتذہ اور پوری ملت مل کر اسلام کی تعلیمات اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا پیغام جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائیں۔ اسی طرح دین اسلام کا بول بالا پورے عالم میں ہوگا، یہاں تک کہ اسلام کے مخالفین بھی اس کی حقیقی تعلیمات کو سمجھنے اور ان سے متاثر ہونے لگیں گے۔ اسی مناسبت سے ایک شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے:

ہو علم تو پھر کیا نہیں امکان میں تمہارے
تم چاہو تو جنگل کو بھی گلزار بنا دو

مریض کی موت کے 5 ماہ بعد جاگا بھیونڈی میونسپل انتظامیہ، نوبل اسپتال سیل، ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی :۲۳رنومبر (شارف انصاری):- بھیونڈی میں علاج کے دوران ایک مریض کی موت کے تقریباً 5 ماہ بعد بالآخر بھیونڈی نظام پورہ شہر میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے نوبل اسپتال کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے اسپتال کو سیل کر دیا ہے، جبکہ متعلقہ ڈاکٹر کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پانچ ماہ کی تاخیر سے ہوئی اس کارروائی کے بعد شہر کے نجی اسپتالوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق تقریباً پانچ ماہ قبل نتن واگھمارے نامی مریض کی نوبل اسپتال میں علاج کے دوران موت ہوگئی تھی۔ واقعے کے بعد اہل خانہ نے ڈاکٹروں پر علاج میں سنگین لاپروائی برتنے کا الزام عائد کیا تھا۔ اس معاملے میں امبیڈکروادی تنظیموں نے بھی مداخلت کرتے ہوئے اسپتال انتظامیہ اور ذمہ دار ڈاکٹر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ تنظیموں کا کہنا تھا کہ مبینہ لاپروائی کے سبب ایک نوجوان کی جان گئی ہے، اس لیے ذمہ دار افراد کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جانا چاہیے۔ مریض کی موت کے بعد سے ہی اہل خانہ اور مختلف تنظیمیں کارروائی کا مطالبہ کر رہی تھیں، لیکن تقریباً پانچ ماہ تک یہ معاملہ سرد خانے میں پڑا رہا۔ اب اچانک میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کی گئی کارروائی نے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں کہ آخر انتظامیہ کو کارروائی کرنے میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی؟ میونسپل انتظامیہ کی جانب سے اسپتال کو سیل کرنے کی سرکاری وجوہات، جانچ کے دوران سامنے آنے والے حقائق اور ڈاکٹر کے خلاف درج مقدمے کی دفعات سے متعلق تفصیلی معلومات تاحال سامنے نہیں آئی ہیں۔ اسپتال سیل ہونے کے بعد اب سب کی نظریں میونسپل انتظامیہ اور پولیس کی جانچ پر مرکوز ہیں۔ وہیں اہل خانہ اور تنظیموں کا مطالبہ ہے کہ اس پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

یومِ دستورِ ہند کے موقع پر تلنگانہ انٹلیکچولس فورم کے زیرِ اہتمام مانصاحب ٹینک میں ایوارڈ تقریب

حیدرآباد : ۲۳رنومبر (پریس نوٹ) یومِ دستورِ ہند کے موقع پر تلنگانہ انٹلیکچولس فورم، اسٹیٹ یونٹ کے زیرِ اہتمام 26 نومبر 2026ء بروز جمعرات صبح 10 بجے تلنگانہ کونسل آف ہائر ایجوکیشن، روبرو مہاویر ہاسپٹل، مانصاحب ٹینک، حیدرآباد میں ایوارڈ تقریب منعقد کی جائے گی۔ مہمانِ خصوصی جسٹس ٹی راجنی (سابق جج ہائی کورٹ آف آندھرا پردیش) ہوں گے۔ اس موقع پر تلنگانہ اسٹیٹ کونسل آف ہائر ایجوکیشن کے چیئرمین پروفیسر وی بالا کرشنا ریڈی کو شعبہ قانون، تعلیم اور تحقیق میں تقریباً 38 سالہ نمایاں خدمات کے اعتراف میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ 2026ء کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اسی طرح تین ممتاز شخصیات کو سماجی، قانونی اور پیشہ ورانہ میدانوں میں ان کی خدمات کے اعتراف میں سیوا رتن پرسکار 2026ء سے نوازا جائے گا۔ تلنگانہ انٹلیکچولس فورم کے ریاستی صدر ڈاکٹر راج نارانا مدیراج اور سکریٹری ڈاکٹر محمد اکبر علی نے پریس نوٹ کے ذریعے ایوارڈ کے لیے منتخب شخصیات کے ناموں کا اعلان کیا۔ سیوا رتن پرسکار 2026ء کے لیے منتخب ہونے والوں میں ایڈوکیٹ میر ابراہیم علی کامل (اسٹینڈنگ کونسل، تلنگانہ اسٹیٹ وقف بورڈ)، محمد وسیع الدین (ڈائریکٹر و چیف ایگزیکیٹو آفیسر، اے کارپوریٹ لا فرم) اور مدیگلا وجئے بھاسکر ریڈی (ورکنگ پریسیڈنٹ، تلنگانہ، انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی آف انڈیا) شامل ہیں۔ پروفیسر وی بالا کرشنا ریڈی نے شعبہ قانون میں 38 سال سے زائد عرصے تک گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ محقق، ماہرِ قانون، استاد اور مصنف کی حیثیت سے اپنی علمی وتحقیقی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ اور عام شہریوں میں قانونی شعور و آگہی کو فروغ دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے بین الاقوامی قانون میں ایل ایل ایم، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی سے پی ایچ ڈی اور نلسار یونیورسٹی آف لا سے بھی ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کی۔ انہیں بین الاقوامی فضائی اور خلائی قوانین کے شعبے میں تدریس وتحقیق کا 12 سال سے زائد تجربہ حاصل ہے۔ وہ نلسار یونیورسٹی آف لا میں پروفیسر، رجسٹرار اور سینٹر فار ایرو اسپیس اینڈ ڈیفنس اسٹڈیز کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف جامعات میں وزیٹنگ پروفیسر بھی رہے ہیں۔ وہ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کی جانب سے خلائی قوانین سے متعلق امور پر تشکیل دی گئی ڈرافٹنگ کمیٹی کے فعال رکن بھی رہے ہیں۔ قانونی اور پالیسی سازی کے میدان میں بھی ان کی خدمات نمایاں ہیں۔ انہوں نے متعدد اہم قانونی و پالیسی دستاویزات کی تیاری میں حصہ لیا، جن میں تلنگانہ مارکیٹ ایکٹ 2006ء، آندھرا پردیش اسکول ڈیولپمنٹ بل 2016ء، لینڈ ایکوزیشن بل 2017ء اور تلنگانہ میونسپل کارپوریشن بل 2019ء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے قانون اور عوامی پالیسی کے موضوعات پر متعدد کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ تعلیم وتحقیق کے میدان میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ تلنگانہ نے انہیں 2017ء میں بہترین استاد ایوارڈ سے نوازا، جبکہ 2021ء میں انہیں نلسار ایکسیلنس اِن ریسرچ ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔ تقریب میں مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات شرکت کریں گی۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن اب تجارتی اداروں سے کچرا اٹھانے کے لیے وصول کرے گی فیس

شہر کے 23 وارڈوں میں کچرا جمع کرنے کے لیے الگ انتظام کرنے کی تیاری، جنرل باڈی کی منظوری کے بعد شروع ہوگا عمل

भिवंडी निजामपूर शहर महानगरपालिका
मुख्यालय

بھیونڈی :۲۳رنومبر (شارف انصاری):- بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے شہر کے ہوٹل، ریسٹورنٹ، خانہ ولی، منگل کاریالیہ، اسپتال، کیٹرنگ کاروبار، بازار، سبزی اور پھل فروش، تعلیمی ادارے، مذہبی مقامات، مال اور سپر مارکیٹ سے نکلنے والے کچرے کو جمع کرنے اور منتقل کرنے کے لیے الگ نظام قائم کرنے کی تجویز تیار کی ہے۔ اس منصوبے کے تحت شہر کے تمام 23 وارڈوں میں الگ الگ ٹھیکیدار مقرر کیے جائیں گے۔ انتظامیہ نے اس تجویز کو آئندہ جنرل باڈی کی منظوری کے لیے پیش کیا ہے۔ جنرل باڈی سے منظوری ملنے کے بعد اس پر مزید کارروائی شروع کی جائے گی۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کے مطابق شہر میں روزانہ تقریباً 450 سے 500 میٹرک ٹن کچرا پیدا ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور تعمیراتی سرگرمیوں کے باعث کچرے کی مقدار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری جانب دستیاب ملازمین اور گاڑیوں کی تعداد ضرورت کے مقابلے میں کم ہونے کی وجہ سے عوامی مقامات پر کچرے کے ڈھیر لگنے اور نالوں میں کچرا پھینکے جانے کے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ خاص طور پر ہوٹلوں، خانہ ولی اور منگل کاریالیہ سے نکلنے والا کچرا رات کے وقت سڑکوں کے کنارے پھینک دیا جاتا ہے، جس سے بدبو اور گندگی پھیلتی ہے۔ اس سلسلے میں شکایات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ٹھوس کچرا انتظام کے ضوابط کے تحت کچرے کی علیحدگی اور مناسب طریقے سے تلف کرنے کو یقینی بنانے کے مقصد سے وارڈ نمبر ایک سے 23 تک الگ الگ اداروں کی تقرری کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے موجودہ نظام پر بڑھتے ہوئے تجارتی اداروں کے کچرے کا دباؤ کم کرنے اور اس کچرے کو منظم طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لیے یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ تجویز کے مطابق تجارتی اداروں سے ان کے یہاں روزانہ پیدا ہونے والے کچرے کی مقدار کے حساب سے ماہانہ 600 روپے سے 2400 روپے تک فیس وصول کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے تحت 10 کلو تک کچرے کے لیے 600 روپے، 10 سے 20 کلو تک 1200 روپے، 20 سے 50 کلو تک 1800 روپے اور 50 سے 100 کلو تک کچرے کے لیے 2400 روپے ماہانہ فیس مقرر کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ مقرر کیے جانے والے ٹھیکیدار متعلقہ تجارتی اداروں سے گیلا اور سوکھا کچرا الگ الگ جمع کریں گے اور اسے مقررہ مقامات تک منتقل کریں گے۔ اس سروس کو تجارتی اداروں کے لیے اختیاری رکھنے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ ”تجارتی اداروں سے نکلنے والا کچرا مختلف مقامات پر گندگی کا سبب بن رہا ہے، جس سے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی مسئلے کے حل کے لیے موجودہ نظام کے علاوہ کچرا جمع کرنے کا الگ انتظام شروع کرنے کی تجویز تیار کی گئی ہے۔ جنرل باڈی سے اس تجویز کو منظوری ملنے کے بعد مزید کارروائی شروع کی جائے گی۔“

بینر پھاڑنے پر آج مسلم سنگھٹنا کا بند، پولیس کا سخت پہرہ، سیکولر پارٹیوں کی خاموشی

ماہور: ۲۳رنومبر (اکرم چوہان) ناندیڑ ضلع کے ماہور شہر میں حضرت ٹیپو سلطان جینتی کے جلوس میں بغیر اجازت ڈی جے بجا کر مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے گانے بجائے جانے پر مقدمہ درج کر کے ۲۲ تاریخ کو ہندو تنظیموں کی جانب سے ماہور بند رکھا گیا تھا، تو وہیں ۲۲ تاریخ کی رات کو حضرت ٹیپو سلطان کے بینر پھاڑنے پر تین لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج میں آج بروز پیر ۲۳ نومبر کو بھی ماہور شہر مکمل بند رکھا گیا، جس سے عام زندگی متاثر ہوئی۔ ۲۰ نومبر کو ٹیپو سلطان جینتی کے جلوس کے دوران چھترپتی شیواجی مہاراج چوک پر ڈی جے پر قابل اعتراض گانے بجائے جانے کے خلاف سکل ہندو سنگھٹنوں کی اپیل پر ۲۲ نومبر کو ماہور بند رکھا گیا تھا۔ پولس کانسٹیبل نگانن جادھو کی شکایت پر ماہور پولیس تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ شکایت کے مطابق ۲۰ تاریخ کو جلوس کے دوران ڈی جے پر قابل اعتراض گانے بجائے۔ ضلع کلکٹر ناندیڑ کے حکم سے ڈی جے بجانے پر پابندی تھی، اس کے باوجود پولیس انسپکٹر دیوداس چونڈے کے حکم کو نظر انداز کر کے غیر قانونی طور پر ڈی جے لگایا گیا۔ ۲۲ تاریخ کی رات کو کچھ سرپھروں نے حضرت ٹیپو سلطان کے بینر پھاڑ دیے۔ اس سے شہر میں ناراضگی پھیل گئی اور پیر کو بھی غیر اعلانیہ بند رکھا گیا۔ اس واقعہ میں تین لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بھوکر کی اپر پولیس ادھیکشک ارچنا پاٹل نے ماہور پولیس تھانے میں سب ڈویژنل پولیس افسر کرن کمار بھونڈوے اور پولیس انسپکٹر دیوداس چوپڑے کی موجودگی میں امن کمیٹی کی میٹنگ لی۔ میٹنگ میں سخت ہدایت دی گئی کہ اب سے بغیر پولیس اجازت کے ڈی جے، اسپیکر، جلوس، بند اور بینر نہیں لگائے جائیں گے، اور سوشل میڈیا پر بغیر اجازت پوسٹ ڈالنے پر کارروائی ہوگی۔ ہدایت نہ ماننے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔

بجلی صارفین کے مسائل کے حل کے لیے ٹورینٹ پاور منعقد کرے گی ’سمواد‘ کیمپ

بھیونڈی (شارف انصاری):- بجلی بلوں میں گڑبڑی، زیر التوا درخواستوں اور ویجیلنس سے متعلق مسائل سے پریشان صارفین کو راحت فراہم کرنے کے لیے ٹورینٹ پاور کی جانب سے ’سمواد‘ کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ ان کیمپوں میں صارفین براہ راست کمپنی کے سینئر افسران سے ملاقات کر کے اپنی شکایات درج کراسکیں گے۔ اس کے علاوہ متعدد مسائل کو موقع پر ہی حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بھیونڈی میں 25 نومبر کو چاونڈرا واقع آرش کسٹمر کیئر سینٹر میں کیمپ لگایا جائے گا، جبکہ شیل، ممبرا اور کلوا علاقے کے صارفین کے لیے 27 نومبر کو شیل واقع اریہنت کسٹمر کیئر سینٹر میں کیمپ منعقد ہوگا۔ دونوں مقامات پر کیمپ صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک جاری رہے گا۔ کیمپ میں ٹورینٹ پاور کے مختلف محکموں کے سینئر افسران موجود رہیں گے۔ اس کے علاوہ مہاوترن (ایم ایس ای ڈی سی ایل) کے افسران بھی صارفین کی رہنمائی کریں گے، تاکہ بجلی سے متعلق مختلف مسائل کا حل ایک ہی مقام پر فراہم کیا جاسکے۔ کیمپ کا اہم مقصد مہاوترن کی ایمنسٹی اسکیم 2026-27 کے تعلق سے صارفین میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ اس کے لیے خصوصی کاؤنٹر قائم کیے جائیں گے، جہاں اہل صارفین کو اسکیم کی شرائط، اہلیت اور ادائیگی کے طریقہ کار سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی جائیں گی۔ اس اسکیم کے تحت سود اور تاخیر سے ادائیگی کے جرمانے میں 100 فیصد چھوٹ کے ساتھ اصل بقایا رقم پر 10 سے 20 فیصد تک رعایت دینے کا بھی انتظام ہے۔ کیمپ میں زیر التوا درخواستوں، بجلی بلوں میں گڑبڑی، بجلی سپلائی سے متعلق شکایات، ویجیلنس کے معاملات اور دیگر مسائل پر سماعت کی جائے گی۔ ٹورینٹ پاور نے تمام صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور بجلی سے متعلق اپنی شکایات کے حل کے لیے کیمپ میں پہنچیں۔

مجرموں کے معاملے میں بی جے پی کا دوہرا معیار

مسلم مجرم ’ٹائم بم‘ اور دوسرے مذہب کے مجرم ’پھل جھڑی‘ کیوں؟: سچن ساونت

کرلا میں لڑکے اور لڑکیوں پر حملہ کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے، کسی کو بھی قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں

ممبئی: ۲۳رنومبر (پریس ریلیز): جرائم پیشہ ذہنیت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، یہ ایک انسانی رویہ ہے۔ اس لیے مجرموں کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرنا یا کسی شخص کے جرم کو دیکھنے کے بجائے اس کے مذہب کو نشانہ بنانا بھارتی آئین میں درج مساوات، سیکولرازم اور بھائی چارے کی اقدار کے خلاف ہے۔ مسلم سماج کا کوئی فرد جرم کرے تو اسے ’ٹائم بم‘ قرار دیا جاتا ہے، لیکن دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والا شخص جرم کرے تو اسے ’پھل جھڑی‘ کیوں کہا جاتا ہے؟ بی جے پی کی جانب سے دانستہ طور پر اس طرح کے دوہرے معیار کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ سخت تنقید آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری سچن ساونت نے کی ہے۔ کانگریس پارٹی کے قومی سکریٹری سچن ساونت نے مزید کہا کہ کرلا میں بعض افراد کی جانب سے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھ کی گئی مار پیٹ انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس معاملے میں ملوث قصورواروں کو سخت سزا ملنی چاہیے۔ کسی کو بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ تاہم ریاست میں اس نوعیت کے متعدد واقعات پیش آرہے ہیں، ایسے میں صرف منتخب واقعات کو مذہبی رنگ دے کر سیاسی پولرائزیشن کرنا بھی اتنا ہی غلط ہے۔ سچن ساونت نے کہا کہ مہاراشٹر میں امن وقانون کی بگڑتی ہوئی صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے۔ بالی ووڈ میں پیدا ہونے والی دہشت ہو یا پونے، تھانے، ناسک اور ریاست کے دیگر علاقوں میں پیش آنے والے جرائم کے واقعات، یہ تمام حالات صورت حال کی سنگینی کو واضح کرتے ہیں۔ خواتین پر تو کھلے عام مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ مجرم کا مذہب دیکھنے کے بجائے اس کا جرم دیکھا جانا چاہیے۔ جب تک جرائم کا خاتمہ نہیں ہوتا اور ریاست میں قانون کی حکمرانی قائم نہیں ہوتی، اس وقت تک کبھی امن وقانون کے معاملے میں مثالی سمجھے جانے والے مہاراشٹر کی شبیہ دوبارہ بحال نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں اب یہ کہنے کی نوبت آگئی ہے کہ مہاراشٹر سے تو بہار بہتر ہے۔

قرآن کریم کو دستورِ زندگی بنا کر صالح اجتماعیت کے ساتھ آگے بڑھنے کی نوجوانوں کو تلقین

حیدرآباد: ۲۳رنومبر (راست): نوجوان کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اور معاشرتی تبدیلی کا مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی صلاحیتوں، علم، دینی شعور اور اخلاق و کردار کو پروان چڑھاتے ہوئے نہ صرف اپنی ذات اور خاندان کی اصلاح پر توجہ دینی چاہیے بلکہ معاشرے کی تعمیر، سماجی برائیوں کے خاتمے اور ملک کی ترقی میں بھی قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ قرآن مجید کو دستورِ زندگی، اسلامی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کی بنیاد اور انسانیت کی خدمت کو اپنا نصب العین بناتے ہوئے نوجوان ایک صالح اور بہتر معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آئیڈیل یوتھ موومنٹ (آئی وائی ایم) تلنگانہ کے زیرِ اہتمام اتوار کو جامعہ دارالہدیٰ، وادی ہدیٰ گراؤنڈ، پہاڑی شریف روڈ، حیدرآباد میں منعقدہ ایک روزہ ریاستی یوتھ کانفرنس سے مقررین نے کیا۔ ”تبدیلی: اپنی ذات کو بدلو، سماج کی خدمت کرو اور ملک کی تعمیر میں حصہ لو“ کے مرکزی موضوع پر منعقدہ اس کانفرنس میں حیدرآباد کے علاوہ ریاست کے مختلف اضلاع سے ہزاروں کی تعداد میں نوجوانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نائب امیر جماعت اسلامی ہند اور آئی وائی ایم کے قومی سرپرست جناب ایس امین الحسن نے کہا کہ معاشرے میں حقیقی اور مثبت تبدیلی لانے کے لیے سب سے پہلے فرد کو اپنی ذات، سوچ، کردار اور طرزِ زندگی میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی، جب انسان اپنی اصلاح اور خود احتسابی کا عمل شروع کرتا ہے تو اس کے اثرات خاندان اور پھر پورے معاشرے تک پہنچتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو ترغیب دی کہ وہ سب سے پہلے اپنی شخصیت اور کردار کو سنواریں، اپنے گھروں میں مثبت تبدیلی لائیں اور اس کے بعد معاشرے کی اصلاح کے لیے عزم و حوصلے اور اخلاص کے ساتھ عملی جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر داعی کو خود نماز اور روزے کا پابند ہونا چاہیے۔ آئی وائی ایم کے ہر رکن کو اپنے قول و عمل اور اخلاق کے ذریعے اپنے محلے اور بستی میں ایک مثالی شخصیت بننا چاہیے۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاکیزہ کردار کی مثال بھی پیش کی۔ سابق صدر اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (ایس آئی او) اور رکن شوریٰ جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر جناب محمد اظہر الدین نے کہا کہ نوجوان کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور تاریخ کا رخ بدلنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قوموں اور معاشروں کی تعمیر کے لیے مال و دولت سے بڑھ کر باصلاحیت، باکردار نوجوانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سمیت نوجوان صحابہ کرامؓ کی زندگیوں اور خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ نے اپنی صلاحیتوں، علم، شجاعت اور غیر معمولی جذبہ عمل سے اسلامی تاریخ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے اس بات کی بھی مثال پیش کی کہ کس طرح صحابہ کرام نے عبرانی اور سریانی جیسی زبانیں سیکھ کر اسلام کی خدمت کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے زمانے کے تقاضوں کو سمجھیں اور علم و مہارت کے مختلف میدانوں میں آگے بڑھیں۔ کانفرنس کے صدارتی خطاب میں امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، حلقہ تلنگانہ جناب محمد اظہر الدین نے نوجوانوں کو قرآن مجید سے مضبوط وابستگی، صالح اجتماعیت اور عملی دینی جدوجہد کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے مختلف علاقوں سے نوجوان اس کانفرنس میں جمع ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ قرآن کو اپنا دستور اور زندگی کا لائحہ عمل بنائیں، قرآن کو لے کر اٹھیں اور اس کی تعلیمات کے مطابق اپنی ذات اور معاشرے میں تبدیلی پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا ایک ایسے پیغام کی متلاشی ہے جو ہمارے پاس موجود ہے، لیکن افسوس کہ ہم خود غفلت اور غیر ضروری مصروفیات کا شکار ہیں۔ آئی وائی ایم کے نوجوان اپنی اپنی بستیوں اور آبادیوں میں اسلام کے ترجمان بنیں اور اپنے کردار و عمل سے اس کی حقیقی تعلیمات کا تعارف کرائیں۔ مساجد سے نوجوانوں کی دوری پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مساجد ویران اور چبوترے آباد ہیں، مسلم نوجوانوں کو اس صورت حال میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ آئی وائی ایم تلنگانہ کے ذمہ دار برادر محمد معاذ نے اپنے خطاب میں نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے کردار کو مثالی بناتے ہوئے معاشرے میں پھیلی ہوئی شراب نوشی، زنا، فحاشی، بے راہ روی اور دیگر منشیات جیسی برائیوں کے خاتمے کے لیے کام کریں اور قوم و ملت میں اسلامی اصولوں کی روشنی میں شعور بیدار کریں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان ملک اور معاشرے میں قائدانہ کردار ادا کریں، سماج سے نفرت، تعصب اور فرقہ وارانہ تفریق کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنائیں اور ایک باشعور و ذمہ دار شہری کی حیثیت سے معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنیں۔ کانفرنس کے چیف آرگنائزر جناب سید فخرالدین علی احمد نے ”نیت سے عمل تک“ کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کو اپنی نیتوں کو درست رکھتے ہوئے انہیں عملی جدوجہد میں تبدیل کرنے کی ترغیب دی۔ نیشنل یوتھ کوآرڈینیٹر جناب مسیح الزماں نے ”ہمیں ایک متحرک یوتھ آرگنائزیشن کی ضرورت کیوں ہے؟“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کی تنظیمی تربیت، اجتماعیت اور منظم جدوجہد کی اہمیت واضح کی۔ جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند، حلقہ تلنگانہ جناب محمد نصیر الدین نے نوجوانوں کو اصلاحِ ذات، دینی احکام کی پابندی، نیکیوں کے فروغ اور منکرات کے ازالے کے لیے سرگرم کردار ادا کرنے کا عہد دلایا۔ جناب زین الپاشاہ، ناظم شہر کھمم نے تلگو زبان میں خطاب کیا اور نوجوانوں کے کردار اور سماجی ذمہ داریوں پر اظہارِ خیال کیا۔ اس موقع پر جناب محمد اسحاق (ظہیر آباد)، اسٹیٹ ورکنگ کمیٹی ممبر آئی وائی ایم تلنگانہ نے ریاست کے مختلف اضلاع اور شہروں کی کمیٹیوں کے ذمہ داران کا تعارف پیش کیا۔ کانفرنس کا آغاز جناب محمد ریاض الدین (سنگاریڈی) کے درسِ قرآن سے ہوا۔ جناب عبدالمجیب صہیب، سابق زیڈ اے سی ممبر ایس آئی او تلنگانہ نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ کانفرنس کے مختلف سیشنوں میں مقررین کے خطابات کے علاوہ جناب محمد نقیب الحق اور دیگر نوجوانوں نے ترانے پیش کئے۔ اس موقع پر حافظ محمد رشاد الدین، جناب صادق احمد (معاونین امیر حلقہ تلنگانہ)، کے بشمول اراکین شوریٰ جماعت اسلامی ہند تلنگانہ، ناظم شہر ڈاکٹر محمد مبشر احمد، نظمائے ضلع، امرائے مقامی کے علاوہ کثیر تعداد میں نوجوان شریک تھے۔

दैनिक वरक ए ताजा
روزنامہ ورقِ تازہ

ناندیڑ میں آٹو رکشہ بند، ڈرائیوروں کا ضلع کلکٹر دفتر کے سامنے ایک روزہ دھرنا

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (نمائندہ): آٹو رکشہ ٹیکسی ڈرائیور و مالک تنظیم کی مشترکہ ایکشن کمیٹی، مہاراشٹر ضلع شاخ ناندیڑ کی جانب سے آج 23 نومبر کو ریاست گیر آٹو رکشہ بند کے تحت ناندیڑ میں بھی احتجاج کیا گیا۔ اس موقع پر آٹو رکشہ ڈرائیوروں نے ضلع کلکٹر دفتر کے سامنے ایک روزہ دھرنا دیا۔ یہ احتجاج تنظیم کے قومی صدر اور مزدور رہنما ڈاکٹر بابا کامبلے کی قیادت میں کیا گیا۔ احتجاجیوں کا مطالبہ تھا کہ ریاست میں دو پہیہ گاڑیوں کے ذریعے مسافروں کی آمد ورفت پر پابندی عائد کی جائے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ریپڈو بائیک جیسی سہولتوں کے ذریعے دو پہیہ گاڑیوں پر مسافروں کو لے جانے سے آٹو رکشہ ڈرائیوروں کے روزگار پر اثر پڑ رہا ہے۔ اس وجہ سے رکشہ ڈرائیوروں کے سامنے روزی روٹی کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس احتجاج میں آٹو رکشہ، ٹیکسی اور اسکولی طلبہ کی آمد ورفت سے وابستہ ڈرائیوروں اور مالکان نے حصہ لیا۔

جوئے کے اڈے پر مدکھیڑ پولیس کا چھاپہ، ۴ر ملزمان گرفتار

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی دھندوں کے خلاف ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر جاری خصوصی مہم کے تحت مدکھیڑ پولیس نے موضع امات واڑی کے کھیتوں و گرد ونواح میں جاری اندر باہر نامی تاش کے جوئے کے اڈے پر اچانک چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے ۴ جواریوں سے نقد رقم اور موبائل فونز سمیت مجموعی طور پر ۱ لاکھ ۷۶ ہزار ۶۰۰ روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ۲۲ نومبر ۲۰۲۶ کو مدکھیڑ پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کے حکم اور رہنمائی میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کے لیے ایک خصوصی ٹیم تھانے کی حدود میں گشت کر رہی تھی۔ موضع امات واڑی کے علاقے میں گشت کے دوران پولیس ٹیم کو خفیہ مخبر سے مصدقہ اطلاع موصول ہوئی کہ امات واڑی گاؤں کی چراگاہ (گائیران) کی زمین میں ایک نیم کے درخت تلے چند افراد پیسے لگا کر اندر باہر نامی جوا کھیل رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم نے دو سرکاری گواہوں (پنچوں) کی موجودگی میں رات کے وقت متعلقہ مقام پر چھاپہ مارا۔ اس موقع پر چند افراد گول دائرہ بنا کر تاش کے پتے اور پیسوں پر جوا کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ پولیس کی آمد کی بھنک لگتے ہی جوا کھلانے والے بعض افراد اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، تاہم پولیس نے گھیرا بندی کر کے ۴ افراد کو موقع پر ہی حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران گرفتار شدگان نے اپنے نام جگن سنبھاجی سوموارے (عمر ۳۶ سال، ساکن ہیلی، تعلقہ لوہا، ضلع ناندیڑ)، بجرنگ کیشو شندے (عمر ۲۳ سال، ساکن روہی پمپل گاؤں، تعلقہ مدکھیڑ، ضلع ناندیڑ)، سنبھاجی گنگادھر جادھو (عمر ۲۴ سال، ساکن ڈون واڑا، حالیہ مقیم مال کوٹھا، تعلقہ مدکھیڑ، ضلع ناندیڑ) اور کرشنا دگمبر کلیانے (عمر ۲۴ سال، ساکن منگٹ، تعلقہ مدکھیڑ، ضلع ناندیڑ) بتائے۔ گواہوں کے روبرو کی گئی تلاشی اور موقع کے معائنے کے دوران کل ۶ ہزار ۶۰۰ روپے نقد رقم، مختلف کمپنیوں کے موبائل فونز جن کی تخمینہ قیمت تقریباً ۱ لاکھ ۷۰ ہزار روپے ہے، اور جوئے کا دیگر سامان یوں مجموعی طور پر ۱ لاکھ ۷۶ ہزار ۶۰۰ روپے مالیت کا مال ضبط کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں مذکورہ ملزمان کے خلاف پولیس اسٹیشن مدکھیڑ میں جرم رجسٹر نمبر ۴۵۲/ ۲۰۲۶ تحت دفعہ ۱۲ (الف) مہاراشٹر پریوینشن آف گیمبلنگ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے حکم پر ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو، ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل، سب ڈویژنل پولیس آفیسر مانک بیدرے اور تھانہ مدکھیڑ کے پولیس انسپکٹر گنیش کراڈ کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر راجیش نند، پولیس سب انسپکٹر سریش جادھو، پولیس سب انسپکٹر آکاش سرودے اور پولیس اہلکار مہیندر کماوٹھے کر، قدم اور چوہان پر مشتمل ٹیم نے انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر قانونی جوئے، مٹکے اور دیگر جرائم کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دے کر تعاون کریں۔

وزیرِ خوراک و ڈرگ ایڈمنسٹریشن زہری جھروال کا کل ناندیڑ دورہ

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (ورق تازہ نیوز): ریاست کے وزیر خوراک و ڈرگ ایڈمنسٹریشن (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) اور خصوصی معاون زہری جھروال منگل ۲۴ نومبر ۲۰۲۶ کو ضلع ناندیڑ کے سرکاری دورے پر تشریف لا رہے ہیں۔ ضلع اطلاعات آفس کی جانب سے جاری کردہ سرکاری تفصیلات کے مطابق، وزیر موصوف کا یہ دورہ منگل ۲۴ نومبر کو صبح ۷:۳۰ بجے پونے ہوائی اڈے سے ہوائی جہاز کے ذریعے ناندیڑ روانگی کے ساتھ شروع ہوگا۔ وہ صبح ۸:۱۵ بجے شری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے، ناندیڑ پہنچیں گے، جہاں آمد کے بعد کچھ وقت محفوظ (ریزرو) رکھا گیا ہے، جس کے بعد وہ صبح ۸:۳۰ بجے سرکاری گاڑی کے ذریعے ہنگولی کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ جاری کردہ پروگرام کے مطابق، زہری جھروال صبح ۱۱:۰۰ بجے ہنگولی سے ناندیڑ کے سرکاری ریسٹ ہاؤس (سرکاری وشرام گرہ) روانہ ہوں گے اور وہاں پہنچ کر ان کا وقت محفوظ رہے گا۔ اس کے بعد سہ پہر ۲:۳۰ بجے وہ سرکاری ریسٹ ہاؤس، ناندیڑ سے شری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے کے لیے روانہ ہوں گے اور سہ پہر ۳:۳۰ بجے ناندیڑ ہوائی اڈے سے طیارے کے ذریعے ممبئی کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

ناندیڑ ضلع کے 5 لاکھ 68 ہزار کسانوں کو خشک سالی امداد کی پیشگی رقم تقسیم

۸ر لاکھ ۷۳ر ہزار کسانوں کی معلومات حکومت کو پیش، باقی امداد کے لیے تکنیکی کارروائی مکمل کرنا ضروری

ناندیڑ، 23 نومبر: (ورق تازہ نیوز): خشک سالی 2026 کے تحت ناندیڑ ضلع کے 8 لاکھ 73 ہزار 31 کسانوں کی معلومات حکومت کو پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے 5 لاکھ 68 ہزار 220 کسانوں کو حکومت کی جانب سے راست فائدہ منتقلی (ڈی بی ٹی) کے ذریعے پیشگی امدادی رقم ادا کر دی گئی ہے۔ باقی کسانوں کی امداد کے لیے حکومت سے موصول ہونے والی مستفیدین کی معلومات، اہلیت کے معیار اور بینک کھاتوں سے متعلق تکنیکی امور کی تکمیل ضروری ہے۔ یہ وضاحت ضلع انتظامیہ کی جانب سے کی گئی ہے۔ مشترکہ کھاتہ رکھنے والے کسانوں میں سے صرف ایک کھاتہ دار کو امداد دی جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی ایک کھاتہ دار کی زمین ایک سے زیادہ گروپوں، دیہاتوں، تعلقہ جات یا اضلاع میں موجود ہے تو اسے صرف ایک مرتبہ ہی امداد ملے گی۔ اس وجہ سے امداد پانے والے کسانوں کی تعداد میں کچھ فرق ہو سکتا ہے۔ مشترکہ زمین اور غیر زرعی زمین رکھنے والے نااہل مستفیدین کو حکومتی معیار کے مطابق موصولہ معلومات کی بنیاد پر خارج کر دیا گیا ہے۔ ضلع میں تقریباً 36.1 لاکھ غیر زرعی کھاتہ دار ہیں، جنہیں مذکورہ امداد کے لیے اہل نہیں سمجھا گیا ہے۔ جن کسانوں کی معلومات درست ہیں، لیکن ان کے بینک کھاتوں سے آدھار منسلک نہیں ہے، آدھار کی معلومات تازہ نہیں ہیں، ای-کے وائی سی مکمل نہیں ہے یا آدھار لنکنگ (سیڈنگ) نہیں ہوئی ہے، نیز راست فائدہ منتقلی (ڈی بی ٹی) کی سہولت فعال نہیں ہے، ایسے کسانوں کے کھاتوں میں امدادی رقم جمع ہونے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ان معاملات میں حکومت کی جانب سے منظور کی گئی امدادی رقم تکنیکی وجوہات کی بنا پر عارضی طور پر روک دی جا سکتی ہے۔ بینک کھاتوں کو آدھار سے منسلک کر کے ضروری کارروائی مکمل کرنے کے بعد امدادی رقم جاری ہو سکتی ہے۔ اس لیے جن کسانوں کی امداد زیر التوا ہے، وہ ای-کے وائی سی، آدھار لنکنگ اور ڈی بی ٹی سہولت فعال ہونے کی تصدیق کریں۔ ضلع انتظامیہ نے کسانوں سے یہ کارروائی جلد مکمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

ضلع انسدادِ ایذائے حیوانات کمیٹی میں غیر سرکاری رکن کی تقرری کے لیے ۲۳ دسمبر تک درخواستیں طلب

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع میں حیوانات کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم عمل جانور دوست افراد، سماجی کارکنوں اور اینیمل ویلفیئر تنظیموں کے نمائندوں کے لیے ضلع انسداد ایذائے حیوانات کمیٹی (ڈسٹرکٹ سوسائٹی فار پریوینشن آف کروئلٹی ٹو اینیملز) میں غیر سرکاری رکن کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اس کمیٹی میں تقرری کے لیے اہل اور خواہش مند امیدواروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ۲۳ دسمبر ۲۰۲۶ کو شام ۵:۰۰ بجے تک اپنی درخواستیں جمع کرائیں؛ یہ اپیل ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر، مویشی پروری و ڈیری ترقی (اینیمل ہسبنڈری اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ)، ناندیڑ نے کی ہے۔ ضوابط کے مطابق درخواست گزار کا ضلع ناندیڑ کا مستقل رہائشی ہونا ضروری ہے، اور اسے حیوانات کی فلاح و بہبود، جانوروں کے حقوق اور حیوانات پر ظلم وتشدد کی روک تھام کے شعبے میں عملی کام کا کم از کم ۳ سے ۵ سال کا تجربہ درکار ہوگا۔ اپنے تجربے کی تصدیق کے لیے امیدوار درخواست کے ہمراہ تصاویر، اخبارات و ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی خبروں کی تراشے اور دیگر متعلقہ دستاویزات منسلک کریں۔ اگر درخواست گزار کسی رجسٹرڈ اینیمل ویلفیئر ادارے کا نمائندہ ہے تو اس کے لیے ادارے کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ اور سفارشی خط پیش کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ خواہش مند امیدوار تفصیلی بایو ڈیٹا، تجربے کا سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ اور دیگر درکار کاغذات کے ہمراہ اپنی درخواستیں دفتر ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر، مویشی پروری و ڈیری ترقی، ناندیڑ میں براہ راست یا ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ ۲۳ دسمبر ۲۰۲۶ شام ۵:۰۰ بجے مقرر کی گئی ہے، اور مقررہ وقت گزرنے کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کسی صورت غور نہیں کیا جائے گا۔

ناندیڑ میں ۲۸ نومبر سے ضلع سطحی یوتھ فیسٹیول

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (ورق تازہ نیوز): نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں فنون کے اظہار کا پلیٹ فارم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو منشیات و نشے سے پاک بنانے کا پیغام عام کرنے کے مقصد سے نشے سے پاک نوجوان، ترقی یافتہ بھارت کے لیے کے موضوع پر ضلع سطحی یوتھ فیسٹیول ۲۰۲۶-۲۷ کا انعقاد ۲۸ اور ۲۹ نومبر ۲۰۲۶ کو ابھیکا منگل کاریالیہ، چھترپتی چوک، ناندیڑ میں کیا جا رہا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ یوتھ سروسز، حکومت مہاراشٹر کی رہنمائی میں وکست بھارت لیڈرشپ ڈائیلاگ (VBYLD) ۲۰۲۷ کے تحت ضلع اسپورٹس آفیسر کے دفتر کی جانب سے منعقد ہونے والے اس فیسٹیول میں ضلع بھر کے اہل نوجوانوں اور طالبات کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے؛ یہ اپیل ضلع اسپورٹس آفیسر بھیرو ناتھ نانک واڑی نے کی ہے۔ اس یوتھ فیسٹیول کے دوران پانچ ثقافتی مقابلے منعقد کیے جائیں گے، جن میں گروپ لوک رقص (اجتماعی لوک رقص)، گروپ لوک گیت (اجتماعی لوک نغمے)، پتھ ناٹیہ (اسٹریٹ پلے)، مصوری (پینٹنگ) اور شاعری (نظم نویسی) شامل ہیں۔ لوک رقص اور لوک گیت کے ذریعے علاقائی لوک ثقافت کی جھلک پیش کی جائے گی، اسٹریٹ پلے کے ذریعے سماجی بیداری پیدا کی جائے گی جبکہ مصوری اور نظم/شاعری نویسی کے ذریعے نوجوانوں کے تخلیقی خیالات کو سامنے لایا جائے گا، اور ان تمام مقابلوں کے بنیادی موضوعات نشے سے نجات، سماجی شعور اور ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار ہوں گے۔ مقابلوں میں شرکت کے لیے ۷ اگست ۲۰۲۶ تک نوجوانوں کی عمر ۱۵ سے ۲۹ سال کے درمیان ہونا لازمی ہے۔

۱۱ر لاکھ سے زائد مریضوں نے آیوشمان بھارت اور مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ اسکیم سے فائدہ اٹھایا

ریاست کے ہر خاندان کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت، بزرگ شہریوں کو اضافی صحت تحفظ

आयुष्मान
भारत
योजना
HOSPITAL
₹5 लाख

ممبئی: 23 نومبر: (نمائندہ): آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا اور مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ یوجنا کے مشترکہ نفاذ کے باعث ریاست کے ہر خاندان کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ان دونوں صحت اسکیموں کے تحت جنوری سے نومبر 2026 کے دوران 11 لاکھ سے زائد مستفیدین نے 17 لاکھ سے زیادہ طبی علاج کی سہولت حاصل کی۔ اس مدت میں حکومت نے علاج پر 2 ہزار 869 کروڑ 45 لاکھ روپے خرچ کیے ہیں۔ صحت ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور مالی مشکلات کی وجہ سے کسی کو علاج سے محروم نہ رہنا پڑے، اس مقصد کے تحت مہاراشٹر حکومت صحت تحفظ کی اہم اسکیمیں نافذ کر رہی ہے۔ ریاست کے تمام مقامی باشندوں کے خاندانوں کو وسیع طبی تحفظ فراہم کرنا، سنگین بیماریوں کے مفت علاج کو آسان بنانا اور اہل مستفیدین تک اسکیموں کا فائدہ پہنچانا ان اقدامات کا بنیادی مقصد ہے۔ مشترکہ اسکیم کے تحت ہر خاندان کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک مفت علاج فراہم کیا جاتا ہے، جبکہ آیوشمان وے وندنا اسکیم کے تحت 70 سال یا اس سے زیادہ عمر کے تمام بزرگ شہریوں کو اضافی 5 لاکھ روپے کا صحت تحفظ حاصل ہے۔ مہاراشٹر حکومت کے 28 جولائی 2023 کے حکومتی فیصلے کے مطابق مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ یوجنا ریاست کے تمام خاندانوں کے لیے نافذ کی گئی ہے۔ اس کے تحت سفید راشن کارڈ رکھنے والے خاندانوں سمیت ریاست کے تمام مقامی باشندے طبی علاج کی سہولت حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ ریاست کے 5 ہزار سے زائد سرکاری اور نجی اسپتالوں میں اسکیم کے تحت مفت علاج کی سہولت دستیاب ہے۔ ابتدائی صحت مراکز، سرکاری و نجی اسکیم میں شامل اسپتالوں اور تمام میونسپل اسپتالوں کے ذریعے اہل مستفیدین کو علاج فراہم کیا جاتا ہے۔ مشترکہ اسکیم کے تحت 2 ہزار 399 اقسام کی سرجری اور علاج کی سہولت دستیاب ہے۔ کینسر، امراض قلب، گردوں کے امراض، اعضائی پیوندکاری، دماغی و اعصابی سرجری، حادثات اور شدید چوٹوں سمیت مختلف سنگین بیماریوں کا علاج اور آپریشن کیے جاتے ہیں۔ دل، پھیپھڑوں، جگر اور دیگر اعضائی پیوندکاری سمیت 9 نایاب بیماریوں کے اہل مریضوں کو مخصوص فنڈ سے 5.9 لاکھ روپے سے 22 لاکھ روپے تک مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ ریاست میں اب تک مجموعی طور پر 4 کروڑ 45 لاکھ آیوشمان کارڈ اور 12 لاکھ 20 ہزار بزرگ شہریوں کے وے وندنا کارڈ تیار کیے جا چکے ہیں۔ جنوری 2026 سے اب تک 70 لاکھ 88 ہزار 691 آیوشمان کارڈ اور 6 لاکھ 6 ہزار 855 وے وندنا کارڈ بنائے گئے ہیں۔ اس مدت کے دوران مجموعی طور پر 25 لاکھ 42 ہزار 544 کارڈ مستفیدین میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ آیوشمان کارڈ بنانے کے لیے تازہ ترین راشن کارڈ، آدھار نمبر اور آدھار سے منسلک موبائل نمبر ضروری ہے۔ فی الحال آشا کارکنان، آپلے سرکار خدمات مراکز کے ملازمین اور راشن دکانوں کے ذریعے کارڈ بنانے کا کام جاری ہے۔ مستفیدین قومی صحت اتھارٹی کی ویب سائٹ اور آیوشمان ایپ کے ذریعے بھی خود اپنا کارڈ بنا سکتے ہیں۔ اسکیم سے متعلق معلومات کے لیے مستفیدین قریبی اسکیم میں شامل اسپتال کے آروگیہ مترا یا ضلع کوآرڈینیٹر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ مہاتما جیوتی راؤ پھولے جن آروگیہ یوجنا کے لیے 155388 یا 18002332200 اور آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کے لیے 14555 یا 1800111565 ٹول فری نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

پمپری چنچوڑ کی ترقی کا آنجہانی اجیت دادا کا خواب پورا کرنے کا عزم: سنیترا پوار

خشک سالی کے باعث شہر منتقل ہونے والے شہریوں کے لیے ابھی سے منصوبہ بندی کی جائے، ترقیاتی کاموں کو رفتار دینے کی ہدایت

پونے: ۲۳ر نومبر (پریس ریلیز): نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت دادا پوار نے کہا ہے کہ پمپری چنچوڑ کو ایک بار پھر ملک کی ممتاز اور معاشی طور پر مستحکم میونسپل کارپوریشن بنانے کے لیے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ آنجہانی اجیت دادا نے اس شہر کی ترقی کا جو خواب دیکھا تھا، اسے پورا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ شہر کی ترقی کے ہر مرحلے اور ہر مشکل میں وہ میونسپل انتظامیہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہیں گی۔ شہر میں جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق منصوبہ بندی کے لیے سنیترا پوار نے میونسپل انتظامیہ کے ساتھ اجلاس منعقد کیا۔ اس موقع پر انہوں نے آنجہانی اجیت پوار کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ شہر کی ترقی کے لیے انہوں نے جتنا وقت دیا، جتنی محنت کی اور جس لگن سے کام کیا، اس سے ہر شخص واقف ہے۔ انہوں نے اس شہر کو شاید اپنے خاندان سے بھی زیادہ وقت دیا تھا۔ سنیترا پوار نے کہا کہ جب اجیت دادا پہلی مرتبہ اس شہر میں آئے تھے، اس وقت پمپری چنچوڑ کی صورتِ حال مختلف تھی۔ انہوں نے اسے ایک خوبصورت، منصوبہ بند اور ترقی یافتہ شہر بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ شہر کی تعمیر و ترقی کے ساتھ انہوں نے یہاں کے افراد کی صلاحیتوں کو بھی نکھارا۔ آج اس شہر کو مختلف مسائل کا سامنا ہے، یہ سن کر انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ خشک سالی، بڑھتی ہوئی آبادی اور بدلتی شہری ضروریات نے کئی نئے چیلنجز پیدا کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجیت دادا کو شہر کے تمام سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں سے ترقی کے معاملے میں بڑی توقعات تھیں۔ ان کی خواہش تھی کہ سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر بھی شہر کی ترقی پر خصوصی توجہ دیں۔ وہ ترقیاتی کاموں کے لیے ہمیشہ ضروری فنڈ فراہم کرتے تھے۔ آج ملک میں پمپری چنچوڑ کا ذکر آتا ہے تو اجیت دادا کی یاد ضرور آتی ہے۔ سنیترا پوار نے کہا کہ نگراں وزیر کی حیثیت سے انہیں بھی اس شہر سے اتنی ہی محبت ہے اور مہایوتی حکومت کے ساتھ وہ خود بھی پمپری چنچوڑ کی ترقی کے لیے پابند عہد ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ کو ہدایت دی کہ شہر کے تمام جاری ترقیاتی کام معیاری ہوں اور مقررہ مدت میں مکمل کیے جائیں۔ موشی میں کچرے کے باعث پیش آنے والے حادثے کو انتہائی افسوس ناک قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے انتظامیہ کو خصوصی احتیاط برتنی ہوگی۔ حادثے کے بعد موشی میں کچرا لے جانا بند کر دیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے انتظامیہ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد شہر سے پیدا ہونے والے کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لیے کیا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچرے کے انتظام کے مسئلے پر وہ خود خصوصی توجہ دیں گی۔ موشی میں زیرِ تعمیر کچرا پروسیسنگ پروجیکٹ کا معائنہ کر کے اس کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیں گی۔ انتظامیہ کو سخت ہدایت دی گئی ہے کہ پروجیکٹ کا کام مزید زیر التوا نہ رکھا جائے اور اسے فوری مکمل کیا جائے۔ سنیترا پوار نے کہا کہ ریاست میں خشک سالی کے باعث مختلف علاقوں سے لوگ روزگار اور دیگر وجوہات کی بنا پر پمپری چنچوڑ منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس کے پیش نظر اچانک بڑھنے والی آبادی کے لیے پانی، رہائش، صحت، صفائی اور دیگر بنیادی سہولتوں کی فراہمی کی منصوبہ بندی ابھی سے کی جائے۔ انہوں نے پونا اور اندریانی ندیوں پر تجاوزات روکنے اور ان کی بحالی کے کاموں میں تیزی لانے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پمپری چنچوڑ کے صنعتی علاقے میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری لانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں انتظامیہ کو صنعتی علاقوں میں امن و قانون کی صورتِ حال بہتر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ناسک پھاٹا سے ایلیویٹڈ کوریڈور کا کام تکمیل کے قریب ہے اور جلد ہی اس کا افتتاح کیا جائے گا۔ اجلاس میں ریاستی حکومت کے پاس زیر التوا مختلف مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سنیترا پوار نے بتایا کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے جلد ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے ساتھ الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

گیارہویں آف لائن داخلہ پر جرمانہ سے متعلق دوہری ہدایت سے تذبذب

ممبئی: ۲۳ر نومبر (ایجنسی): تعلیمی سال ۲۶-۲۰۲۵ء میں گیارہویں میں آف لائن داخلہ لینے والے تقریباً ۱۸ر ہزار طلبہ پر عائد کئے جانے والے جرمانے سے متعلق ۲ر طرح کی ہدایتوں سے طلبہ اور والدین میں تذبذب پایا جا رہا ہے۔ ایک ہدایت کے مطابق اس کیلئے ہر کالج کو ۵ر ہزار روپے اور دوسری کے تحت ہر طالب علم کو ۵ر ہزار روپے ادا کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ اگر دوسری ہدایت پر عمل درآمد کیا جاتا ہے تو اس کیلئے ۱۸ر ہزار طلبہ کو ۹ر کروڑ کی خطیر رقم ادا کرنی ہوگی جس کی تعلیمی تنظیموں نے سخت مخالفت کی ہے اور اس فیصلہ کو قحط سالی کے دور میں طلبہ پر مالی بوجھ ڈالنے والا کہا ہے۔ تنظیموں نے جرمانے کو معاف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ریاستی محکمہ تعلیم نے اس تعلق سے ۲۹ر اکتوبر ۲۰۲۶ء کو جو سرکیولر جاری کیا ہے اس کے تحت آن لائن کے بجائے آف لائن داخلہ دینے والے ہر جونیئر کالج پر ۵ر ہزار روپے کا جرمانہ عائد کرنے کی ہدایت جاری کی ہے جبکہ ڈائرکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ڈائرکٹر مہیش پالکر نے اس ضمن میں جو حکم نامہ جاری کیا ہے، اس میں فی طالب علم ۵ر ہزار روپے جرمانہ عائد کرنے کی ہدایت دی ہے جس سے کالج انتظامیہ، طلبہ اور والدین میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔

ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے دو ہال کرائے پر دینا ہے

ناندیڑ کے ضلع پریشد ہائی اسکول اتوارہ کے سامنے آر سی سی کے دو ہال پہلے اور دوسرے منزلے پر ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے کرائے پر دینا ہے اور اسی بلڈنگ میں 12×9 گودام اور مین روڈ پر ایک دکان کرایہ پر دینا ہے اور مچھلی مارکیٹ میں دو بیڈ روم ایک ہال نیا باورچی خانہ نیا اور آر سی سی کا ایک مکان کرایہ پر دینا دی ہے رابطہ قائم کرے۔

سید ممتاز علی شاہ : 7276718532
سید محبوب علی شاہ، سابقہ کونسلر : 9764286059

بین الاضلاع اور بین الریاستی عادی نقب زنی و ڈکیتی کرنے والا مفرور ملزم ریاست کرناٹک سے گرفتار؛ لوکل کرائم برانچ ناندیڑ کی کارروائی

ناندیڑ: ۲۳ر نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ کے مختلف پولیس اسٹیشنوں میں درج مقدمات میں مطلوب اور مفرور ملزمان کی تلاش کے سلسلے میں ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر خصوصی تلاشی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں لوکل کرائم برانچ (ایل سی بی) ناندیڑ کی ٹیم نے لوہا پولیس اسٹیشن میں درج ڈکیتی و زبردستی چھیننے (جبری چوری) کے مقدمے کے علاوہ ناندیڑ، پربھنی، لاتور اور بیڑ سمیت چار اضلاع کے مختلف تھانوں کے مقدمات میں مطلوب عادی و مفرور ملزم دھنجے باپو راؤ بھوسلے (عمر ۳۸ سال) کو ریاست کرناٹک کے ضلع بیلگاؤں سے بڑی مہارت سے جال بچھا کر حراست میں لے لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، پولیس اسٹیشن لوہا میں درج جرم نمبر ۱۳۳/۲۰۲۶ تحت دفعہ ۳۹۴ بھارتی تعزیرات (آئی پی سی) کے مقدمے میں مطلوب ملزم دھنجے باپو راؤ بھوسلے (ساکن گروالا، تعلقہ کندھار، ضلع ناندیڑ؛ حالیہ مقیم تاڑ پانگری، تعلقہ وضلع پربھنی) کی تلاش کے لیے سینئر پولیس افسران کے حکم اور اجازت سے لوکل کرائم برانچ ناندیڑ کی ایک خصوصی ٹیم ریاست کرناٹک کے بیلگاؤں روانہ کی گئی تھی۔ ضلع بیلگاؤں میں چھان بین اور تفتیش کے دوران ٹیم کو خفیہ مخبر سے مصدقہ اطلاع ملی کہ مذکورہ ملزم سنکھونٹی پولیس اسٹیشن، ضلع بیلگاؤں (ریاست کرناٹک) کی حدود میں چھپا بیٹھا ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر ٹیم نے مقامی پولیس کے تعاون سے ۲۲ نومبر ۲۰۲۶ کو مناولی، تعلقہ سنکھونٹی، ضلع بیلگاؤں میں جال بچھا کر حلیے کی بنیاد پر ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنا نام دھنجے باپو راؤ بھوسلے (ساکن گروالا، تعلقہ کندھار، ضلع ناندیڑ؛ حالیہ مقیم تاڑ پانگری، تعلقہ وضلع پربھنی) بتایا۔ حراست میں لیے گئے ملزم سے لوہا کے جبری چوری کے مقدمے کے حوالے سے جب گہری تفتیش کی گئی تو اس نے یہ جرم اپنے ساتھی چگن باپو راؤ بھوسلے کے ساتھ مل کر انجام دینے کا اعتراف کر لیا۔ پولیس ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ گرفتار شدہ ملزم دھنجے باپو راؤ بھوسلے ایک پیشہ ور عادی مجرم ہے، جو لوہا کی جبری چوری کے معاملے کے علاوہ (۱) تھانہ بارڈ جرم نمبر ۱۵۰/ ۲۰۲۳ تحت دفعات ۴۵۷، ۳۸۰ آئی پی سی، (۲) تھانہ مکھیڑ جرم رجسٹر نمبر ۱۱۲/ ۲۰۲۵ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۳) بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، (۳) تھانہ مکھیڑ جرم رجسٹر نمبر ۱۸۰/ ۲۰۲۳ تحت دفعات ۴۵۷، ۳۸۰ آئی پی سی، (۴) تھانہ نائیگاؤں جرم رجسٹر نمبر ۱۰۲/ ۲۰۲۵ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۳) بی این ایس، (۵) تھانہ عمری جرم رجسٹر نمبر ۰۹/ ۲۰۲۵ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۳) بی این ایس، (۶) تھانہ پرلی رورل ضلع بیڑ جرم رجسٹر نمبر ۱۸۲/ ۲۰۲۶ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۳) بی این ایس ہمراہ دفعات ۱۱۱(۲)، (۳) مہاراشٹر آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (ایم سی او سی اے/مکوکا قانون)، (۷) تھانہ پرلی رورل ضلع بیڑ جرم رجسٹر نمبر ۱۳۰/ ۲۰۲۶ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۳) بی این ایس، (۸) تھانہ اوراد شاہ جانی ضلع لاتور جرم رجسٹر نمبر ۲۴۲/ ۲۰۲۵ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۴) بی این ایس، (۹) تھانہ کاسار شری ضلع لاتور جرم رجسٹر نمبر ۹۸/ ۲۰۲۴ تحت دفعات ۳۰۵، ۳۳۱(۴) بی این ایس، اور (۱۰) تھانہ ذیلنا ضلع پربھنی جرم رجسٹر نمبر ۱۳۳/ ۲۰۲۶ تحت دفعات ۳۰۳(۲) بی این ایس جیسے سنگین مقدمات میں مطلوب اور مفرور تھا۔ مذکورہ ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے لوہا پولیس اسٹیشن، ضلع ناندیڑ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یہ کامیاب کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو، ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل اور لوکل کرائم برانچ ناندیڑ کے پولیس انسپکٹر اُدے بھوسلے کی رہنمائی میں اے پی آئی روی واہولے، پولیس سب انسپکٹر بلی رام داسرے اور ان کی ٹیم کے اہلکاروں گنڈے راؤ کرلے، دیویداس چوہان، موتی رام پوار اور سدھارتھ سوناے نے انجام دی۔

PROP. ABDUL RAHMAN
8999942523
نیو زِینت جیولرس
ریحان کامپلیکس، باغبان گلی، صرافہ نمبر۲، ناندیڑ۔
NEW
ZEENAT JEWELLERS
Rehan Complex, Baghban Galli, Sarafa No.02, Nanded-04

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس :

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604
Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604